شرح قیمت چندہ ہر حال میں پیشگی

عوام سے ... ... ۵ عہ
خواص سے ... ... ۱۰ عہ
ہندوستان سے باہر ... ... ۸ لے
غیر طالب اور غیر مستطیع احباب سے صرف ... ... ۱۲ لے

از منیجر الحکم قادیان ضلع گورداسپور

قادیان دار الامان

الحکم

۷ و ۱۴ ر اگست ۱۹۱۱ء

ایڈیٹر
شیخ یعقوب علی (تراب) احمدی



بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قادیان دار الامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے ہر انگریزی کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک و ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر کے چھپ کر شائع ہوا

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات اور سیرت

بقیہ ہفتہ گذشتہ

حضرت عمرؓ نے خلیفہ اول کے پاس عرض کی کہ مجھکو خلیفہ نہ بنائیں کسی اور کو بنادیں۔ کیونکہ مجھے خلافت کی ضرورت نہیں۔ مگر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ بیشک تم کو خلافت کی ضرورت نہیں ہے مگر خلافت کو تمہاری اشد ضرورت ہے۔ اس لئے چپ چاپ یہ گرانبار بوجھ دوش پر اُٹھالو۔

حضرت عمرؓ نے سر تسلیم خم کیا اور مصافحہ کرکے خلیفہ اول سے رخصت ہوئے ان کے جانے کے بعد خلیفہ اول نے نہائت تضرع اور درد کے ساتھ اللہ کے حضور دعا مانگی۔ کہ۔ اے پروردگار میں نے یہ کام محض تیری رضامندی اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے کیا ہے۔ کیونکہ مجھکو خوف تھا کہ اگر میں ایسا نہ کرتا۔ تو ان میں فتنہ بپا ہوتا۔ میں نے جس شخص کو تمام صحابہ میں سے بہتر سمجھا اس کو میں نے خلیفہ نامزد کردیا ہے کہ وہ تیری شریعت کو قائم رکھے اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرے اے میرے پروردگار تو اس کو نیک چلن خلیفہ اور رعایا کو اس کا تابع فرمان بنائے رکھ۔"

خلیفہ اول اس ضروری اور اہم کام سے فراغت حاصل کرکے بڑے مطمئن ہوگئے۔ لیکن کسی نے ان کو اطلاع دی کہ بعض لوگ ان کے اس فیصلہ پر راضی نہیں ہیں۔ چنانچہ جب حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف آپ کی مزاج پرسی کے لئے آئے۔ تو آپ نے شکائیتاً کہا کہ تم لوگوں نے مجھ کو بیماری سے زیادہ تکلیف دے رکھی ہے۔ میں نے اپنے خیال میں جس شخص کو بہتر سمجھا اس کو تم پر خلیفہ مقرر کیا۔ مگر تم لوگ ناک بھویں چڑھاتے ہو۔ اور خود خلافت کی خواہش رکھتے ہو۔ دیکھو تمہاری آنکھوں میں دُنیا خوش دکھائی دے رہی ہے۔ تم دُنیا کو پیار کرتے ہو۔ دُنیاوی آرام راحت اور لذت کے تم گرویدہ ہورہے ہو۔ تم آسائش کے سامان اور راحت کی اشیاء اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو۔ تم کو کمبل پر سونا اور خاک پر بیٹھنا ناگوار گذرتا ہے۔ تم ریشمی بستروں کے خواہشمند ہو۔ اور نرم نرم گدیلوں کی آرزو رکھتے ہو۔ خدا کی قسم اگر کسی مسلمان کی یہ حالت ہوجائے تو اس کے لئے بہتر ہوگا۔ کہ وہ دُنیاوی لذات میں پڑنے کے بجائے قتل کیا جائے۔ تم لوگ اسلام کے پہلے رہنما ہو۔ کیا تم کو یہ بات زیب دیتی ہے کہ تم اپنے لئے دنیاوی راحت اور آسائش پسند کرو۔ میرے بھائیو۔ یہ نہائت ذلیل چیزیں ہیں۔ ان سے بچنے کی کوشش کرو۔

عبدالرحمنؓ کے دل پر اس تقریر نے اثر پیدا کیا اور اس نے خلیفہ اول کو تسلی دی۔ کہ آپ نے جو کچھ کیا ہے۔ نہائت نیک نیتی سے مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے کیا ہے اور تمام مسلمان اس پر راضی ہیں۔ اگر شاذو نادر کوئی اپنے دل میں راضی نہ ہو۔ تو اس کو اس کے حال پر چھوڑ دینا چاہیئے وہ خود بخود راضی ہوجائیگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس نیک کام کا اجر عظیم عطا فرماوے۔ اور آپ کے دل میں اس کام کے متعلق خوشی اور راحت بھردے۔

خلیفہ اول کو یہ سن کر نہائت خوشی ہوئی۔ پھر آپ نے اپنے متعلق یہ وصیت کی کہ جب میں وفات پاؤں تو اسی وقت مجھ کو آنحضرت صلعم کے پہلو میں دفن کیا جائے اور غسل مجھ کو میری بی بی اسماء اور میرا بیٹا عبدالرحمن دیں۔ اس وصیت کے بعد آپ نے نہائت اطمینان کے ساتھ روز سہ شنبہ کی شام کو ۲۲ جمادی الآخر ۱۳ھ ہجری میں اپنی جان اللہ تعالیٰ کے سپرد کی۔ آپ کی وصیت کے بموجب اسی رات انہیں آنحضرت کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

طبری لکھتا ہے کہ خلیفہ اول کی وفات روز دوشنبہ جمادی الآخر ۱۳ھ ہجری میں ہوئی اور فتح دمشق کی تاریخ بھی یہی بیان کی گئی ہے اسی لحاظ سے بعض مورخوں نے یہ لکھا ہے کہ خلیفہ اول کی وفات اُسی دن ہوئی۔ جس دن کہ قلعہ دمشق فتح ہوا تھا۔ بہرحال فتح دمشق خلیفہ اول کے عہد کا واقعہ ہے۔

خلیفہ اول کی عمر وفات کے وقت قریباً ۶۳ سال بیان کی گئی ہے آپ آنحضرت صلعم سے دو سال چند ماہ بعد پیدا ہوئے تھے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ آپ آنحضرت صلعم کے بعد اتنی مدت یعنی دو سال چند ماہ زندہ رہے۔ اور آنحضرت صلعم کی عمر کے قریب پہنچکر آپ نے انتقال کیا۔

خلیفہ اول کی وفات پر تمام مدینہ میں کہرام مچ گیا اور صحابہ پر وہی حالت طاری ہوئی۔ جو آنحضرت صلعم کی وفات پر ہوئی تھی آپ کی بیٹی حضرت عائشہ صدیقہ کو سخت صدمہ پہنچا اور انہوں نے یہ فرمایا:-

اے میرے پیارے باپ! اللہ تعالیٰ نے تیری نیک کوششیں قبول فرمائیں اور تجھکو دنیا اور آخرت میں سرخرو کیا۔ تو دُنیا کو ذلیل اور آخرت کو عزیز سمجھتا تھا اسی وجہ سے تو دُنیا سے پرہیز کرتا تھا۔ اور آخرت کو حاصل کرنے کی طرف مائل رہتا تھا۔ رسول اللہ صلعم کی وفات ہمارے لئے سخت مصیبت تھی۔ مگر تیری موت بھی ویسی ہی مصیبت ہے۔ ہمارے لئے یہ دوسرا جانکاہ حادثہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی کتاب میں وعدہ دیا گیا ہے کہ جو شخص مصائب میں صبر کرے اُس کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمادیگا۔ اس لئے میں خدا سے دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مصیبت میں مجھ کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ اے میرے باپ اگر میں تیری زندگی کی آرزو کروں تو فضول ہے۔ اور اگر تیری موت پر گریہ وزاری کروں تو وہ بے سود ہے اس لئے میں ان دونوں غیر مفید باتوں کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے مغفرت اور رحمت کی دعا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ تجھکو غریق رحمت کرے۔"

خلیفہ اول کی وفات کا صدمہ تمام صحابہ کے لئے یکساں تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ نے اس صدمہ کو معمول سے زیادہ محسوس کیا۔ آپ نے جس وقت خبر سُنی۔ اُسی وقت روتے ہوئے خلیفہ اول کے مکان پر آئے۔ آپ کے آنسو بے اختیار جاری تھے۔ اور آپ دردبھرے دل کے ساتھ یہ کہتے جاتے تھے:-

اے ابوبکر اللہ تعالیٰ تجھ کو غریق رحمت کرے تو پہلے اسلام لانے والا تھا۔ تو بڑا راسخ الاعتقاد تھا۔ تیرا ایمان نہائت مضبوط تھا۔ تو سیر چشم تھا۔ تو اسلام کا سچا حامی تھا اور دلی ہمدرد تھا۔ تو نے رسول اللہ صلعم کی اس وقت تصدیق کی جبکہ لوگوں نے ان کی تکذیب کی۔ تو نے اُن کی اس وقت امداد کی۔ جبکہ لوگوں نے ان کو دکھ دیا۔ تو نے ان کی اُسوقت دلداری اور خبرداری کی۔ جب دوسروں نے ان کو تکلیف پر تکلیف دی۔ تیرا رویہ اور تیرے اخلاق بالکل رسول صلعم کے ساتھ مشابہ تھے۔ تیرا بدن نحیف تھا۔ مگر دین بڑا قوی تھا۔ تجھکو سب پر شرف حاصل تھا۔ تیرا دل شیر کی طرح تھا تو کسی مصیبت کے وقت نہیں جھجکا۔ تو کوہ وقار تھا۔ حوادث اور پریشانیوں کے جھونکے تجھکو ذرا جنبش نہ دے سکتے تھے۔ تیرے دلائل قوی ہوتے تھے۔ اور تیری رائے ہمیشہ صائب اور سلیم تھی۔ تو مسلمانوں میں جلیل القدر تھا۔ تجھکو کسی کے مال پر طمع نہ تھی۔ تو کوئی فضول خواہش نہیں کرتا تھا۔ اللہ کے نزدیک تیرا رتبہ بڑا بلند تھا۔ مگر مخلوق اللہ کے ساتھ تو خاکسارانہ پیش آتا تھا۔ زیردست تیرے نزدیک قوی تھا جب تک کہ اس کا حق اس کو نہ مل جائے اور زبردست تیرے نزدیک ضعیف تھا جب تک کہ تو اس سے دوسرے کا حق نہ دلوادے۔ ہم کو تیری موت کا سخت صدمہ پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس صدمہ کے معاوضہ میں ہم کو اجر عظیم عطا فرماوے۔ ہم کو گمراہی سے محفوظ رکھے اور تجھ کو اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے۔

ان کے بعد حضرت عمرؓ آئے اور کہنے لگے "اے خلیفۃ الرسول تو نے قوم کا بوجھ ایک تھکے ہوئے شخص پر رکھدیا ہے۔ اور ان کا والی ایک درماندہ شخص کو مقرر کیا ہے۔ افسوس کہ تیرا ساتھی تجھ سے دور پڑ گیا۔ اور کیونکر وہ تجھ سے مل سکیگا۔"

حضرت ابوبکر صدیق کے تین بیٹے تھے ایک عبداللہؓ جو آپ کے عہد خلافت میں فوت ہوگیا تھا۔ دوسرا عبدالرحمن جو خالد بن ولیدؓ کے ہمراہ شام کے معرکوں میں ایک جانباز اور شجاع سپاہی ثابت ہوا اور جو اس موقعہ پر شام سے واپس آگیا ہوا تھا۔ تیسرا محمدؐ جس نے خلیفہ سوم اور خلیفہ چہارم کے عہدوں میں نمایاں حصہ لیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وصیت کردی تھی کہ جو کچھ میرا اثاثہ باقی رہ جاوے۔ وہ سب کا سب میرے جانشین کو دیا جاوے۔ اور اسی پر عمل کیا گیا۔

آپؓ کی سیرت

حضرت ابوبکر صدیقؓ قریش کے ایک ممتاز قبیلہ بنی تیم سے تھے۔ اور آپ ساتویں پشت میں آنحضرتؐ کے ساتھ ملتے تھے۔ جیسے کہ صفحہ ۳۰ کے نوٹ میں ذکر کیا گیا ہے۔ آپ کا پہلا نام عبدالکعبہ تھا۔ آپ ایک اچھے عالم۔ تاریخ دان اور بڑے زیرک اور معاملہ فہم تھے۔ آپ نامی تاجر اور بڑے مالدار آدمی تھے۔ مکہ کے رؤسا میں آپ کو بڑی عزت اور توقیر حاصل تھی اور ظہور اسلام کے وقت آپ مکہ کے چیف مجسٹریٹ تھے۔ اس وقت قریش کے قبائل میں سے حسب ذیل قبیلے بڑے ممتاز سمجھے جاتے تھے اور مکہ کی حکومت ان میں منقسم تھی یعنی (۱) بنی ہاشم (۲) بنی اُمیہ (۳) بنی نوفل (۴) بنی عبدالدار (۵) بنی اسد (۶) بنی تیم (۷) بنی مخزوم۔ (۸) بنی عدی (۹) بنی جمح (۱۰) بنی سہم۔

(۱) حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت بنی ہاشم کے سپرد تھی۔ اور اس وقت بنی ہاشم میں سے پہلے عبدالمطلب۔ پھر ابی طالب اور پھر حضرت عباس اس خدمت پر مامور رہے اور وہ تمام قبائل قریش کے بڑے رئیس یعنی سید سمجھے جاتے تھے۔

(۲) بنی اُمیہ کی تفویض میں اہل مکہ کا جھنڈا رہتا تھا۔ جس کا نام عقاب تھا اور اس کا انتظام اس ابوسفیان کے متعلق تھا۔ اور وہ تمام قبائل قریش کا کمانڈر انچیف سمجھا جاتا تھا۔

(۳) بنی نوفل قومی فنڈ (رفادہ) کے تحویلدار تھے۔ یہ فنڈ قریش کے غرباء اور مسافروں کی امداد اور خورد ونوش میں خرچ

کیا جاتا تھا۔ حرث بن عامر اس فنڈ کا افسر تھا۔

(۴) بنی عبدالدار میں سے عثمان بن طلحہ کے سپرد کعبہ پر غلاف چڑھانا اور اس کی حفاظت یعنی دربانی کا کام تھا۔

(۵) بنی اسد میں سے یزید بن زمعہ دارالندوہ (کیمیٹی ہال) کا مہتمم تھا۔

(۶) بنی تیم میں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ دیوانی اور فوجداری کے چیف مجسٹریٹ یعنی عدالت العالیہ تھے۔

(۷) بنی مخزوم میں سے خالدؓ بن ولید کے متعلق سامان جنگ کی تیاری اور جنگ کے لئے نوبت بجانے کا کام تھا۔ وہ قبائل قریش کے محکمہ کمسریٹ و ٹرانسپورٹ کا اعلیٰ افسر تھا۔

(۸) بنی عدی میں سے حضرت عمرؓ بن خطاب کے سپرد سفارت کا کام تھا۔ اور قبائل قریش کے اعلیٰ سفیر تھے۔

(۹) بنی جمح میں سے صفوان بن امیہ کے متعلق (ازلام) تیروں سے فال لینے کا فیصلہ صادر کرنے کا کام تھا۔

(۱۰) بنی سہم میں سے حارث بن قیس کے سپرد پبلک خزانہ کا انتظام تھا۔

باوجود اس کے کہ اخلاقی حالت ان دنوں بالعموم نہایت گری ہوئی تھی۔ مگر حضرت ابوبکرؓ اپنی سوسائٹی کے تمام عیوب سے بالکل پاک صاف تھے اور بڑے پاک دامن اور نیکوکار مشہور تھے۔ آپ بڑے مہمان نواز تھے۔ محتاجوں کی دستگیری کرتے تھے۔ مصیبت زدوں کی امداد کرتے اور اپنے جنس کے ساتھ نہایت خلق اور احسان سے پیش آتے تھے۔

آپ کو آنحضرت صلعم کے ساتھ بچپن سے ہی اُنس تھا اور جب آنحضرت صلعم خدیجۃ الکبریٰ کے ساتھ شادی کر کے انہی کے مکان میں آرہے تو حضرت ابوبکرؓ کو جو اسی محلہ میں رہتے تھے۔ آنحضرتؐ کے ساتھ نشست و برخاست کرنے کا بہت ہی زیادہ موقعہ ملتا۔ شائد ہی کوئی دن خالی جاتا۔ جس دن آنحضرتؐ اور حضرت ابوبکرؓ میں ملاقات نہ ہوتی۔ یہ خالص محبت دن بدن ترقی کرتی گئی۔

جب آنحضرت صلعم نے حضرت ابوبکرؓ کو اپنے رسول اللہ ہونے کی بشارت سنائی تو آپ نے بلا کسی ہچکچاہٹ اور تعجب کے آنحضرتؐ کی تصدیق کی۔ اور اسی وقت آپؐ پر ایمان لے آئے۔ بعض مورخ لکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم کی رسالت پر سب سے پہلے ایمان لانے والے ابوبکرؓ صدیق تھے۔ مگر بعض لکھتے ہیں۔ کہ سب سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰ ایمان لائیں پھر حضرت علیؓ پھر زیدؓ بن حارث جو آنحضرتؐ کا آزاد کردہ غلام تھا۔ اور ان کے بعد حضرت ابوبکرؓ ایمان لائے۔ بعض نے ان اقوال کی یوں تطبیق کی ہے کہ عورتوں میں سے حضرت خدیجۃ الکبریٰ لڑکوں میں سے حضرت علیؓ اور مردوں میں سے حضرت ابوبکرؓ پہلے ایمان لائے۔ لیکن ان اقوال کی اس سے زیادہ اچھی تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ حضرت خدیجہ۔ حضرت علی۔ اور زید بن حارث آنحضرتؐ کے گھر کے لوگ تھے۔ اس لئے گھر سے باہر جو شخص آنحضرتؐ پر سب سے پہلے ایمان لایا۔ وہ حضرت ابوبکرؓ تھے۔ آنحضرتؐ نے آپؓ کا نام بجائے عبدالکعبہ کے عبداللہ رکھا۔ اور عتیق اور صدیق کا لقب عطا فرمایا۔

حضرت ابوبکرؓ نے صرف اپنے اسلام لانے پر ہی قناعت نہیں کی بلکہ اشاعت اسلام میں دل و جان سے کوشش شروع کی چنانچہ وہ پانچ آدمیوں کو قائل کر کے آنحضرتؐ کی خدمت میں لے گئے۔ جن کے نام یہ ہیں:—

۱۔ سعد بن ابی وقاص جس کی عمر اس وقت بمشکل سولہ سترہ سال کی تھی اور جو آنحضرت صلعم کی والدہ ماجدہ مرحومہ کا بھتیجا تھا۔

۲۔ زبیر بن عوام جو سعد سے کچھ کم عمر کا تھا۔ اور جو آنحضرتؐ کی پھوپھی کا بیٹا تھا۔

۳۔ طلحہ بن عبداللہ عمر میں زبیر کے برابر تھا اور حضرت ابوبکرؓ کا قریبی تھا۔

۴۔ حضرت عثمان بن عفان جو بنی امیہ قبیلہ سے تھے اور جن کی عمر اس وقت تیس سال سے اوپر اور چالیس سال سے کم تھی اور جو ماں کی طرف سے عبدالمطلب کے نواسے تھے۔ اور بڑے دولتمند تھے۔

۵۔ عبدالرحمن بن عوف جو عمر میں آنحضرتؐ سے دس سال چھوٹا تھا اور بڑا ذی وجاہت اور مالدار آدمی تھا۔ ابو عبیدہؓ بن جراح بھی عبدالرحمن بن عوف کے ساتھ ہی ایمان لایا۔ اور یہ گروہ جو حضرت ابوبکرؓ کی سعی اور کوشش سے ایمان لایا۔ اسلامی تاریخ میں بڑا نامور اور ممتاز ثابت ہوا۔

حضرت ابوبکرؓ نے اپنا تمام مال اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا اور کئی ایک غلاموں کو جو مسلمان ہو جانے کی وجہ سے اپنے مشرک مالکوں کے ہاتھوں سے سخت ایذائیں اٹھاتے تھے۔ خرید کر آزاد کر دیا۔ جن میں بلالؓ جو اسلامی جماعت کا موذن تھا عامرؓ بن فہیرہ جو حضرت ابوبکرؓ کا گلہ چرایا کرتا تھا۔ اور جس نے ہجرت نبویؐ کے وقت بڑی جانفشانی سے آنحضرت صلعم کی قابل قدر خدمت ادا کی تھی اور عبداللہ بن مسعود جو آنحضرتؐ کا جانثار خدمت گذار تھا بڑے مشہور ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ تمام مصائب اور تکالیف میں آنحضرت صلعم کے رفیق رہے۔ آپ نے ایک لمحہ کے لئے بھی آنحضرتؐ کی مفارقت گوارا نہ کی۔ اور آخر آنحضرتؐ کے ساتھ ہی ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تمام غزوات میں حضرت ابوبکرؓ آنحضرتؐ کے باڈی گارڈ رہے اور دشمنوں سے آپ کی حفاظت کرتے تھے۔ جب کوئی دشمن موقعہ پاکر آنحضرتؐ پر حملہ آور ہوتا تو آپ سینہ سپر ہو کر اس سے مقابلہ کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گزند پہنچنے نہ دیتے۔ ابتدائے اشاعت اسلام سے لیکر آنحضرتؐ کی وفات یہ دونوں مقدس وجود باہم شیر و شکر رہے۔

حضرت ابوبکرؓ کے خلافت پر بیٹھتے ہی سوائے مدینہ منورہ مکہ معظمہ اور طائف کے تمام عرب کے لوگ مرتد ہو گئے تھے۔ اور کئی ایک مدعیان نبوت اٹھ کھڑے ہوئے۔ جن کا مختصر ذکر صفحہ ۵۴ میں آچکا ہے۔ یہ ایسی حالت تھی۔ جیسے کہ ابتدائے اسلام میں آنحضرتؐ کو پیش آئی تھی۔ مگر حضرت ابوبکر صدیق ایک لمحہ کے لئے بھی نہ گھبرائے۔ آپ نے گیارہ دستے فوج کے تیار کئے اور ہر ایک دستہ ایک افسر کے ماتحت دیگر چار اطراف عرب میں روانہ کر دیا۔

پہلا دستہ خالدؓ بن ولید کی ماتحتی میں طلیحہ بن خویلد اسدی کے مقابلہ پر جس نے دعویٰ نبوت کیا تھا ارسال کیا اور حکم دیا کہ اس طرف سے فراغت پاکر مالک بن نویرہ کی سرکوبی کو جانا۔

دوسرا دستہ عکرمہ بن ابی جہل کی ماتحتی میں مسیلمہ کذاب کے مقابل روانہ کیا جس نے دعویٰ نبوت کر کے ایک کثیر جماعت اپنے ساتھ فراہم کر لی تھی۔

تیسرا دستہ شرحبیل بن حسنہ کی ماتحتی میں دے کر اس کو عکرمہ بن ابی جہل کی امداد پر روانہ کیا۔

چوتھا دستہ عمرو بن عاص کی ماتحتی میں دے کر قبیلہ قضاعہ کی طرف بھیجا۔ اسی طرح گیارہ سرداروں کو مختلف قبیلوں کی طرف تہامہ۔ یمن۔ حضرموت۔ عمان۔ بحرین وغیرہ علاقوں میں ارسال کیا گویا تمام عرب میں اسلامی لشکر پھیلا دیا۔ اور خود مدینہ کی حفاظت کرنے لگے۔ اتنے میں بنی غطفان۔ بنی اسد۔ اور بنی ہے وغیرہ قبیلوں نے پیش قدمی کر کے مدینہ پر چڑھائی کر دی۔ مگر حضرت ابوبکرؓ نے معہ حضرت علیؓ۔ زبیرؓ اور طلحہؓ کے بہ نفس نفیس مدینہ سے باہر نکل کر دشمنوں کو فاش شکست دی اور کئی ایک قتل کر کے ان کو تتر بتر کر دیا۔

قبائل عرب میں سے سب سے بڑا معرکہ اہل اسلام کو مسیلمہ کذاب کے ساتھ یمامہ میں پیش آیا۔ عکرمہ بن ابوجہل نے بدوں شرحبیل کی امداد کا انتظار کرنے کے لڑائی شروع کر دی۔ مسیلمہ کے ہمراہ کثیر فوج تھی۔ اور قوم بنی حنیف بڑی جنگجو اور سخت لڑاکی تھی۔ عکرمہ گو جان توڑ کر لڑا مگر اس کی کچھ پیش نہ گئی۔ اور اس نے شکست کھائی۔ جب خلیفہ اول کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے عکرمہ کی جلدبازی پر ناراضگی کا اظہار کر کے اس کو حکم بھیجا کہ تم اپنے باقی ماندہ ہمراہیوں کو لیکر عمان کی طرف چلے جاؤ۔ اور خالدؓ بن ولید کو جو طلحہ بن خویلد کو بھگا کر اور مالک بن نویرہ کو قتل کر کے اپنے ڈیوٹی سے فارغ ہو چکا تھا مسیلمہ کذاب کے مقابلہ پر روانہ کیا اور شرحبیلؓ بن حسنہ کو لکھ بھیجا کہ خالدؓ بن ولید کے لشکر کے ساتھ شامل رہے۔

جب خالدؓ بن ولید یمامہ میں پہنچا تو مسیلمہ بڑی جمعیت کے ساتھ جس کی تعداد چالیس ہزار بیان کی گئی ہے۔ مقابلہ کے لئے نکلا۔ لڑائی بڑی خونریز ہوئی۔ اور طرفین کے بکثرت آدمی مقتول ہوئے۔ مگر آخرکار مسیلمہ[۱] قتل ہوا۔ اور میدان خالدؓ بن ولید کے ہاتھ رہا۔ اسی عرصہ میں تمام دستے ہر ایک موقعہ پر غالب آئے اور عرب کے تمام قبائل از سر نو اسلام کے مطیع و منقاد ہو گئے اور ارتداد چھوڑ کر ایسے پکے مسلم بن گئے۔ کہ اسلام کی خدمت کرنے میں جان و مال خرچ کرنے پر تیار ہو گئے۔

خلیفہ اول کی عہد کی فتوحات کا جو ملک شام میں ہوئیں مفصل ذکر آچکا ہے۔ سرحد ایران یعنے عراق عرب میں جو فتوحات خالدؓ بن ولید نے کیں۔ اُن کا ذکر فتح عراق کی ضمن میں مفصل کیا جائیگا۔

جب جنگ یمامہ میں بہت سے حافظ قرآن صحابی شہید ہو گئے تو خلیفہ اول نے مناسب سمجھا کہ قرآن کو جمع کر کے قلمبند کر دیں۔ دراصل آنحضرتؐ کی زندگی میں ہی آیات کی ترتیب اور سورتوں کی تکمیل ہو چکی تھی۔ بعض صحابیوں کو ایک ایک دو یا زیادہ سورتیں حفظ تھیں اور بعض کو تمام سورتیں قرآن مجید کی از بر یاد تھیں علاوہ اس کے تمام سورتیں متفرق طور پر آنحضرت صلعم نے لکھا رکھی تھیں حضرت ابوبکرؓ نے صرف اتنا کیا کہ تمام سورتوں کو جمع کر کے ایک جلد

---

[۱] نوٹ ایک روائت میں ہے۔ کہ مسیلمہ کذاب کو اسی حبشی نے اسی حربہ کے ساتھ قتل کیا جس حربہ کے ساتھ اس نے جنگ احد میں حضرت حمزہ شیر خدا کو چھپ کر شہید کیا تھا۔

کے اندر قلمبند کر دیا۔ حضرت ابوبکرؓ اسلام میں پہلے شخص تھے جنہوں نے بلا تذبذب اسلام قبول کیا۔ وہ پہلے شخص ہیں۔ جو خلیفہ کہلائے۔ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ممالک غیر سے خراج لیا اور وہ پہلے شخص ہیں۔ جنہوں نے بیت المال (پبلک ٹریژری) کی بنیاد رکھی۔

یہ کم تعجب اور حیرت کی بات نہیں کہ وہ شخص جو تمام عرب کا حکمران تھا۔ جو حکومت یعنی تمام عرب پر کسی بادشاہ کو پیدائش آدمؑ سے لیکر نصیب نہ ہوئی تھی۔ جس کی ظفر موج فوج ادھر شام اور ادھر عراق میں فتح پر فتح پا رہی تھی۔ جس کے رعب اور دہشت سے شاہ ایران اور شاہ روم اپنے اپنے تخت پر لرزاں و ترساں تھے اور جس کے نام سے یہ طاقتور اور زبردست سلطنتیں بے اختیار کانپ رہی تھیں۔ وہ پُر جلال اور پُر ہیبت بادشاہ ابتدائے خلافت میں دن کے وقت کچھ فراغت حاصل کر کے اسی مدینہ کی گلیوں میں جہاں وہ زبردست اور طاقتور عصائے شہنشاہی ہاتھ میں لئے ہوتا تھا کچھ سوداگری کا سامان کاندھے پر ڈالے بے تکلف بیچتا پھرتا تھا اور اس طرح جو کچھ نفع پیدا کرتا۔ وہ اپنے عیال کی پرورش میں صرف کرتا تھا۔ اور یہ اس نامور سلطان عرب کا ذریعہ معاش تھا۔

اس پُر شکوہ اور کوہ وقار بادشاہ کے چیف سٹیٹ کونسلرز (یعنی اعلیٰ مشیران سلطنت) یعنی حضرت عمرؓ جو لارڈ چیف جسٹس (اعلیٰ افسر عدالت العالیہ) اور حضرت ابو عبیدہ جو ابتدا میں لارڈ آف ٹریژری (اعلیٰ افسر بیت المال) تھے اور حضرت علیؓ جو چیف سکرٹری تھے۔ اور حضرت عثمان اور زید بن ثابت جو چیف سکرٹری کے نائب تھے۔ ان میں سے کوئی ایک بھی تنخواہ نہ لیتا تھا۔ اور اپنی اپنی معاش کے لئے الگ کاروبار کرتے تھے۔

جب صحابہ کرام نے دیکھا کہ امور سلطنت کا بوجھ دن بدن زیادہ بڑھتا جاتا ہے اور خلیفہ اول کو بیچ کے کاروبار کے لئے فرصت نہیں ملتی تو انہوں نے کہا کہ آپ اپنے ذاتی مصارف کے لئے بیت المال سے کچھ روزانہ نقدی لے لیا کریں۔ اس پر خلیفہ اول نے صرف اسی قدر بیت المال سے روزینہ لینا شروع کیا۔ جو ان کی نہایت سادہ گذران کے لئے بھی بمشکل کافی ہوتا تھا۔ ایک دن اس عظیم الشان شہنشاہ کی بیوی شہنشاہ بیگم نے کہا کہ میرا دل مٹھائی کھانے کو چاہتا ہے۔ شہنشاہ نے اپنی بیگم کو جواب میں کہا۔ کہ میرے پاس کچھ نہیں جس سے میں مٹھائی خرید لاؤں۔ بیگم نے کہا کہ اچھا آئندہ میں اپنے روزینہ میں سے تھوڑا سا ہر روز بچایا کرونگی۔ تاکہ کبھی دل چاہے تو مٹھائی خرید لیا کریں۔ شہنشاہ نے کہا کہ اچھا بچایا کرو۔ بیگم صاحبہ نے ہر روز تھوڑا تھوڑا بچانا شروع کیا۔ جب ایک خفیف سی رقم جمع ہوگئی۔ تو بنفس شہنشاہ نے وہ رقم بیگم صاحبہ سے لیکر بیت المال میں جمع کرادی اور کہا کہ جس قدر ہمارے روزانہ گذارہ سے بچ سکتا ہے اس کے لینے کا ہم کو کوئی حق نہیں۔ کیونکہ ہمارا روزینہ قومی خزانہ سے آتا ہے اور جو کچھ ہمارے مصرف سے بچ رہا ہے۔ وہ قوم کا مال ہے۔ اور چونکہ اتنا ہمارے مصرف سے بچ سکتا ہے۔ اس لئے آئندہ اسی حساب سے ہم کم روزینہ لیا کرینگے چنانچہ اسی اندازہ سے اپنا روزینہ کم کر دیا۔ وفات کے وقت آپ کو یہ روزینہ لینا بھی شاق گذرا اور آپ نے وصیت کی کہ جسقدر روپیہ میں نے بیت المال سے اپنے ذاتی مصارف کے لئے لیا ہے۔ وہ سب حساب کر کے اتنی رقم میرا مکان بیچکر بیت المال میں داخل کی جائے۔ حضرت ابوبکرؓ ہر ایک امر کا فیصلہ کرنے کے وقت ہمیشہ کتاب اللہ اور رسول اللہ کو پیش نظر رکھتے تھے۔ اگر کوئی انوکھا امر پیش آجاتا۔ تو اس وقت بموجب حکم الٰہی صحابہ سے مشورہ کر لیتے تھے۔ اسی کا نام اجتہاد ہے۔

آپ کے دو اقوال میں سے یہ دو قول آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔

(۱) اعمال صالحہ مصائب کے شدید صدموں سے انسان کو یقیناً محفوظ رکھتے ہیں۔

(۲) موت جبتک دُور ہوتی ہے۔ سخت ترین دکھائی دیتی ہے۔ لیکن جب آجاتی ہے۔ تو سہل ترین ہو جاتی ہے۔

کیا مسلمان ہندو ہیں اور قرآن کریم وید کا ترجمہ ہے؟

جو میرے دل میں ہے وہ منہ پر صاف کہتا ہوں
کسی کا کوئی شکوہ غائبانہ ہو نہیں سکتا

لاہور کے روزانہ پیسہ اخبار میں کسی "خیرخواہ احمدی" نے لاہور کے میونسپل الیکشن اور آریہ سماج کے عنوان سے ایک آرٹیکل شائع کیا ہے۔ اس آرٹیکل میں حضرت مسیح موعودؑ کی طرف بعض ایسی باتیں منسوب کی ہیں کہ ایک **غیور احمدی** ایک لحظہ کے لئے بھی انہیں پڑھنا اور سننا گوارا نہیں کر سکتا۔ علاوہ بریں ایسے خیالات جو حقیقت اسلام سے دور ہوں اور جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی شان پر حملہ ہوتا ہو یہ ناممکن ہے کہ جوش نہ آئے۔ اس لئے ان کی تردید کرنا ضروری ہے وہ خواہ کسی کے خیالات اور مقالات ہوں۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو اس سے ہمارے اندر بزدلی۔ نفاق اور دینی بے حمیتی پیدا ہوگی۔

اس میں شک نہیں کہ جب کسی اپنے دوست یا بھائی کے کسی ایسے خیالات کی تردید کرنی پڑتی ہے۔ جو قرآن مجید اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر سلسلہ عالیہ احمدیہ پر ایک حملہ کی صورت رکھتا ہو۔ تو ناگوار ضرور معلوم ہوتا ہے۔ لیکن جب اس سلسلہ حقہ کے لئے اپنے بھائیوں اور دوسرے علماء اسلام کے خیالات کی تردید کرنے میں ہمیں تامل نہیں۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ اگر ہمارے اندر سے کوئی ایسی آواز نکلے جو حق کے خلاف ہو تو ہم اس کی تردید نہ کریں۔

میں نے بارہا اس امر کو الحکم کے ذریعہ پیش کیا ہے کہ ہم میں سے کسی کا کوئی حق نہیں کہ ہم کوئی فتویٰ دیں یا اجتہاد کریں

ہمارا امام موجود ہے

اس سے یہ مراد نہیں کہ ہم اپنی ذہنی اور اجتہادی استعدادوں کو کچل دیں۔ بلکہ مطلب صاف ہے۔ اگر ہم کو ایسی ضرورت پیش آئے تو ہم اس کے اظہار سے پہلے اس خیال یا اجتہاد کو **حضرت امام** کے حضور پیش کریں۔ اگر وہ اس پر صاد کرتا ہے اور اسے صحیح تسلیم کرتا ہے۔ تو اس کی اشاعت کے لئے ہم جرأت کریں والا خاموش رہیں۔ ایسے امور جن کا اثر کسی شخصیت پر نہیں بلکہ سلسلہ پر پڑتا ہو۔ وہ **امام** کی منظوری کے بغیر ہرگز شائع نہیں ہونے چاہئیں۔ اس طرح پر غیر ذمہ وار لوگوں کی تحریریں بُرا اثر ڈالتی ہیں۔ اگر ان کی تردید نہ کی جاوے تو **حق اور باطل** مل جاتا ہے اور حق مشتبہ ہوتا ہے اور اگر ان کی تردید کی جاوے تو پھر **تفرقہ** کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے میں پھر ایک بار اس امر کو پیش کرتا ہوں کہ جو لوگ تحریر یا تقریر کے ذریعہ کوئی جدید خیال پیش کریں انہیں لازم ہے کہ

وہ حضرت امام کے حضور پیش کر کے اجازت حاصل کریں

اس صورت میں ان کی وہ رائے مستند اور سلسلہ کی رائے قرار پا کر وقیع اور قابل اعتبار ہوگی۔

اس مختصر تمہید کے بعد میں اصل مطلب کا اظہار کرتا ہوں پیسہ اخبار میں "خیرخواہ احمدی" نے جو مضمون شائع کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔

> زمانہ کے بہی خواہ اور ہمدرد بندگان خدا حضرت مرزا غلام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے جب صرف مذہبی نقصانات کو آپس میں ہندو مسلمانوں کے درمیان نفاق کا موجب پایا اور فتنہ و فساد دو قوموں میں برپا ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کو دیکھ بھی نہیں سکتیں۔ اسکی جڑ ایسی بات میں محسوس کی تو ہندو صاحبان کی توجہ کو اس طرف کھینچ کر دنیا میں صلح اور آشتی قائم کرنے کے لئے پیغام صلح پیش کیا اور لکھا۔
>
> کہ جہاں اتنے متضاد خیالات کی قوموں کو ہمارے ہندو بھائی ہندو کہہ سکتے ہیں۔ دلیل کیا وجہ ہے کہ مسلمانوں کو وہ ہندو نہ کہیں اور قرآن کریم میں جو مضامین ہیں۔ اور جو ہدایات اور احادیث صحیحہ ہیں جو احکام ہیں جن پر کہ اہل اسلام کاربند ہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ ان کو بھی ایک ترجمہ وید کا نہ مان لیں۔

یہ وہ خطرناک اور زہریلے خیالات ہیں جو خیرخواہ نہیں بلکہ بد**خواہ احمدی** نے شائع کئے ہیں۔ اور وہ اس قابل ہیں کہ ان سے **بیزاری** ظاہر کی جاوے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے **پیغام صلح** میں ہرگز ہرگز ان خیالات کو ظاہر نہیں فرمایا کہ نعوذ باللہ **قرآن مجید وید کا ترجمہ** ہے یا احادیث اور احکام اسلام وید کا ایک ترجمہ ہیں اور نہ یہ فرمایا کہ **مسلمانوں کو ہندو کہا جاوے**۔ یہ دلیری اور گستاخی سخت افسوس کے قابل ہی نہیں بلکہ **نفرت** کے قابل ہے یہ سراسر

تقوّل علی الامام ہے!

ونعوذ باللہ من ذالک۔

حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام صلح چھپا ہوا موجود ہے۔ اس میں ان خیالات کو ہرگز ظاہر نہیں کیا گیا اور وہ **عظیم الشان** انسان جو اسلام کا **مجدد اعظم** تھا۔ جس کو وحی ہوتی قل انی امرت وانا اول المسلمین جو قرآن کریم میں ان الدین عند اللہ الاسلام پڑھتا اور اسی کی تلقین کرتا ہے۔ وہ عظیم الشان مجدد اسلام جو یقین رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے **مسلمان** ہی نام رکھا ہے۔ کیا وہ کہہ سکتا ہے کہ

مسلمانوں کو ہندو کہو

اور وہ جو قرآن مجید کو تمام صداقتوں کا منبع اور چشمہ یقین کرتا اور اسی کا وعظ دُنیا میں کرنا چاہتا ہے۔ وہ کہہ سکتا ہے کہ اس کو وید کا ترجمہ **کہو!!** ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ یہ ایک ایسی **ناقابل عفو**

غلطی ہے۔ جس کا کفارہ آسان نہیں۔ اس سے **قرآن مجید اور اسلام کی سخت ہتک متصور ہے۔**

حضرت مسیح موعودؑ نے پیغام صلح میں کیا چاہا ہے؟ یہ کہ "ہندو صاحبان اگر دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کر دیں۔ اور اس کا مضمون بھی یہ ہوگا۔ کہ ہم **حضرت محمد مصطفٰے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور آپؐ کو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں اور آئندہ آپ کو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کرینگے جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسب حال ہے۔"**

اور خود جو اقرار نامہ لکھتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ

"ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہوں گے اور وید اور اس کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لینگے۔"

اب خدا کے لئے غور کرو۔ یہ **معاہدہ صلح** ہے اور یہ شرط ہے جو حضرت مغفور نے پیش کی اس میں صاف لکھا ہے۔ کہ وہ فریق ثانی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت پر ایمان لانے کا اقرار چاہتے ہیں اور اور آپ ویدوں کے مصدق ہونے کا اقرار دیتے ہیں۔ قرآن مجید جسطرح پر توریت و انجیل کا مصدق ہے۔ یہی وہ تصدیق ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس موقعہ پر پیش کرتے ہیں۔

قرآن مجید جمیع صداقتوں **کا جامع ہے**۔ کیونکہ فرمایا گیا ہے **فیھا کتب قیمۃ**۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ ویدوں کا ترجمہ ہے۔ ویدوں کی جو کچھ حالت ہے اور امتداد زمانہ نے اس کتاب کو جس سانچہ میں ڈالا ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اور خود حضرت مسیح موعود کی **تحریروں** میں جو کچھ اس کے متعلق لکھا گیا ہے۔ وہ ایک ظاہر بات ہے۔ ہاں یہ جدا امر ہے کہ ہم تسلیم کریں کہ **وید** کسی زمانہ میں خدا تعالیٰ کی **طرف سے** آئے اور جسطرح پر توریت اور دوسرے صحف انبیاء پر انسانی **دستبرد** نے اپنا کام کیا۔ ویدوں کی حالت اس سے بھی ابتر ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے کھول کر بھی پیغام صلح میں بتایا ہے۔ کہ **وید کی تعلیم پورے طور پر کسی فرقہ** کو خدا پرست نہیں **بنا سکی** اور نہ بنا سکتی تھی ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ **اور وید ایک ایسی مجمل کتاب** ہے کہ یہ **تمام فرقے اسی میں سے اپنے اپنے مطلب نکال لیتے ہیں** (پیغام صلح صفحہ ۲۳)

ہاں یہ سچ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے لکھا ہے کہ آپ **وید کو** مفتری کا کلام نہیں سمجھتے مگر جس کتاب کی بنیاد پر موت وارد ہو چکی ہے اور اس میں ہزارہا مفاسد پیدا ہو گئے ہوں۔ وہ کیا ہدایت کا موجب ہوگی؟ اگر ہو تو اس ابتدائی زمانہ میں جب وہ نازل ہوئی۔ ضروریات وقت کے مناسب حال ہدایت نامہ ہوگی۔

الغرض ہمارے "خیر خواہ احمدی" نے یہ مضمون لکھ کر ایک غلط رائے سلسلہ کے متعلق قائم کرنے کا دوسروں کو موقعہ دیا ہے۔ چونکہ اس نے اپنا نام مخفی رکھا ہے ہم نہیں جانتے کہ وہ کون ذریعہ ہے اسلئے ایسی غیر ذمہ دار رائے ہرگز قابل التفات نہیں ہو سکتی خصوصاً ایسی حالت میں کہ اس سے **قرآن مجید** اور اسلام پر حملہ ہوتا ہو۔

پس ہم ہرگز ہندو صاحبان سے نہیں چاہتے کہ وہ ہمیں نعوذ باللہ ہندو کہیں۔ ہم مسلمان ہیں جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفٰے ما را امام و پیشوا

اس قسم کی بیہودہ اور دور از کار رائوں کے ظاہر کرنے میں خدا کا خوف کرنا چاہئیے اور ہر شخص کو جرات نہیں ہونی چاہئیے کہ وہ جو کچھ انا پ شنا پ اس کے سر میں آئے اس کو حوالہ قلم کر کے لوگوں کو ہنسی کا موقعہ دے۔ "خیر خواہ احمدی" صاحب کو ایسے خیالات سے **توبہ** کرنی چاہئیے۔

مرادِ ما نصیحت بود کردیم

تعطیل جمعہ پر اخبارات

تعطیل جمعہ کا جو میموریل تجویز کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق اخبارات میں جو رائیں نکل رہی ہیں۔ وہ ذیل میں درج کر دی جاتی ہیں۔ ایڈیٹر

اخبار ملت لاہور کی رائے ملت (خلیفۃ المسیح موعودؑ) مولانا مولوی نور الدین صاحب سے کلی اتفاق کر کے جملہ انجمنہائے و شاخہائے مسلم لیگ و معززاہل اسلام و اسلامی پبلک اور معاصرین کرام کی خدمت میں نہائت زور مگر ادب کے ساتھ درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ مولانا ممدوح کی خواہش کے مطابق اس میموریل کی پرزور تائید کریں۔ جو مولانا موصوف نے اعلیٰ حضرت حضور وائسرائے بہادر کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے تیار کیا ہے۔ مولانا ممدوح نے اپنے سرکلر لیٹر میں جو یہ لکھا ہے کہ اگر کوئی انجمن یا جماعت ایسی ہو۔ جو صرف اس وجہ سے اس کے ساتھ اتفاق نہ کرے کہ یہ میموریل ہماری طرف سے (مولوی نور الدین صاحب کی طرف سے) کیوں پیش ہوتا ہے۔ وغیرہ۔

ہمارے خیال میں ان الفاظ کی کوئی ضرورت نہ تھی میموریل جس غرض اور ضرورت کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ وہ تمام اہل اسلام کی متفقہ و مشترکہ غرض اور ضرورت ہے اور بفضل اللہ مسلمانوں میں ایسا بیوقوف کوئی نہیں کہ محض فروعی اختلاف کی وجہ سے ایسے معاملہ میں اختلاف کرے۔ جو مشترکہ اسلامی معاملہ ہے۔ اور اگر مولوی صاحب کو پہلے بھنک پڑ گئی ہے کہ فلاں شخص یا انسٹی ٹیوشن اس تجویز کی محض اس بنا پر مخالفت کریگا کہ یہ مسلمانوں کے احمدی فرقہ کے مقتدائے کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ تو اُن کو چاہئیے تھا۔ کہ پہلے ہی اس تجویز کو کسی ایسی انجمن کی طرف سے پیش کراتے۔ کہ مخالفت کا اندیشہ ہی باقی نہ رہتا۔ اور امید ہے۔ اب بھی کوئی شخص ایسی مبارک اور نیک تجویز کی مخالفت کرنے کی جرأت نہیں کریگا۔ چونکہ اس میموریل کے لئے صرف تائیدی رزولیوشنوں کی ضرورت ہے۔ چندہ وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ اس لئے وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اسلامی پبلک شامت جوش کے ساتھ اسکی تائید کرے گی۔

زمیندار کی رائے کلام مجید کے اوامر میں یوں تو ہر ارشاد اپنی اپنی جگہ آنکھوں سے لگانے اور سر پر رکھنے کے قابل ہے۔ لیکن ہر مسلمان کا سر سب سے زیادہ اس فرمان واجب الاذعان کے آگے جھکنا چاہئیے کہ یاایھا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع۔ ظاہر ہے کہ جو مسلمان دیدۂ دانستہ اس حکم سے سرتابی کرے۔ وہ بہت بڑا گنہگار ہے۔ نماز جمعہ کی اذان ہوتے ہی ہر مسلمان پر یہ واجب ہو جاتا ہے کہ سب کاروبار چھوڑ کر مسجد چلا جائے۔

اسلامی ممالک میں یوم جمعہ اس لحاظ سے کہ یہ عید المومنین ہے اور نیز اس اعتبار سے کہ اس دن نماز کے لئے ایک وقت خاص پر مسلمانوں کا مسجد میں جمع ہو جانا ایک فریضہ مذہبی ہے تعطیل کا دن قرار دیا گیا ہے۔ ہندوستان کو بھی ہم بوجہ دار الامن اور دار السلام ہونے کے ایک اسلامی ملک سمجھتے ہیں۔ ہمیں یہاں ہر طرح کی مذہبی آزادیاں اور تمدنی فارغ البالیاں حاصل ہیں۔ ہاں ایک ذرا سی تکلیف البتہ ہے۔ جو ہمیں رہ رہ کر محسوس ہوتی ہے۔ یعنی جمعہ کے دن سرکاری دفاتر نماز جمعہ کے وقت نماز جمعہ کے وقت مسلمانوں کے لئے بند نہیں ہوتے۔ یہ تکلیف بھی اگر رفع ہو جائے۔ تو پھر تو ہندوستان پورا دار السلام و دار الاسلام ہے۔

اس میں شک نہیں کہ جو مسلمان نماز جمعہ ادا کرنا چاہتے ہیں وہ اکثر صورتوں میں اپنے افسروں کی مہربانی سے گھنٹہ دو گھنٹہ کی اجازت حاصل کر کے اپنا یہ مذہبی فرض ادا کر سکتے ہیں۔ لیکن بعض صورتیں ایسی بھی پیش آتی ہیں کہ نامسلمان افسروں کی غیر ہمدردانہ روش نماز گذاروں کی سنگ راہ ہو جاتی ہے جس سے حضور ملک معظم کی رعایا کے ایک جان نثار طبقہ کے روحانی احساس کو سخت صدمہ پہنچتا ہے۔ اس لئے نہائت ضروری ہے کہ گورنمنٹ جمعہ کے دن مسلمانوں کو دو گھنٹہ کی اجازت ادائے نماز کے لئے مرحمت فرما کر مسلمانوں کی دعائیں لے۔

اب تک مسلمانوں کی طرف سے متفقہ طور پر کوئی عرضداشت سرکار میں اس بارہ میں نہیں گذری اور یہی وجہ ہے کہ سرکار نے بھی اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ اگر مسلمان کوئی میموریل پیشگاہ سرکار میں گذرانتے۔ تو کوئی وجہ نہ تھی کہ اس پر لحاظ نہ ہوتا۔

اس ضروری مگر اہم تحریک کی سعادت مولانا حکیم نور الدین صاحب کے حصہ میں آئی ہے۔ جنہوں نے قادیانی جماعت کے پیشوا ہونے کی حیثیت سے تمام مسلمانان ہند کی توجہ کو اس طرف مبذول کیا ہے اور ایک تحریر چھاپ کر تمام اسلامی اخبارات اور اسلامی انجمنوں کے پاس بغرض اظہار رائے بھیجی ہے۔ تاکہ اگر سب مسلمان اس بارہ میں متفق الرائے ہوں۔ تو میموریل حضور وائسرائے کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔ ہمیں اس مبارک تحریک سے کلی اتفاق ہے اور ہمیں یقین ہے کہ کوئی مسلمان ایسا نہ ہوگا۔ جو ایسے میموریل کے گذرانے کو بنگاہ احسان نہ دیکھے۔ مولوی نور الدین صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ان کی یہ غرض نہیں۔ کہ ضرور ہم ہی اس کے پیش کرنے والے ہوں ۔۔ ۔۔ ۔۔ اگر کوئی انجمن یا جماعت ایسی ہو جو صرف اس وجہ سے اس کے ساتھ اتفاق نہ کرے کہ یہ میموریل ہماری طرف سے کیوں پیش ہوتا ہے۔ تو ہم بڑی خوشی سے اپنے میموریل کو گورنمنٹ کی خدمت میں نہیں بھیجیں گے۔ بشرطیکہ اس کے بھیجنے کا کوئی اور مناسب انتظام کر لیا جائے"۔ لیکن ہم نہیں سمجھتے کہ عام مسلمان ایسے تنگدل ہوں گے۔ کہ تقدم کی فضیلت کو اُن سے محض عقائد کی جزئی اختلافات کی بنا پر چھیننے کی کوشش کریں۔

الاسلام کی رائے الاسلام۔ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جس کے دل میں حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

اور آپ کے پیارے دین اسلام کی سچی محبت ہو اور وہ اس میموریل کی مخالفت کرے یا اسے ناپسند کرے۔ کیا کوئی مسلمان ایسا کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ مسلمانوں کو کوشش تو یہ کرنی چاہئے۔ کہ ان کو جمعہ کے روز جو مسلمانوں میں گویا روز عید ہے۔ تمام دن کی چھٹی مل جایا کرے۔ لیکن چونکہ اس قسم کی کوشش میں کامیابی ہونا موجودہ صورت میں ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کم از کم دو گھنٹے کی رخصت تو جمعہ کے دن حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دفتروں میں کاروبار کی اس قدر کثرت ہوتی ہے کہ جب تک خاص طور پر سرکار کی طرف سے دو گھنٹے کی رخصت نہ ہو۔ مسلمان کام چھوڑ کر جمعہ پڑھنے کی جرأت نہیں کر سکتے خصوصاً اس وجہ سے بھی کہ اس پر ان کے ہندو مہربان ہوتے ہیں جو مسلمانوں پر اپنی خاص نظر عنایت رکھتے ہیں ایسی صورت میں مسلمان خواہ مخواہ جمعہ سے محروم رہ جاتے ہیں۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ برٹش گورنمنٹ کی ایسی عادل گورنمنٹ ہو۔ اور مسلمان ملازموں کی مذہبی آزادی کا یہ حال کہ وہ بیچارے نماز جمعہ تک نہ پڑھ سکیں۔ مسلمانو! تم نے شعائر اسلامی کی بے ادبی اور بے عزتی کی تو خدا نے تمہاری عزت و سلطنت کو خاک میں ملا دیا۔ پس شعائر اسلامی کی بے ادبی سے ڈرو۔ جمعہ کے دن دو گھنٹے کی تعطیل حاصل کرنے کے لئے از حد کوشش کرو۔

آل انڈیا مسلم لیگ کا فرض ہے کہ وہ اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے۔ اور ایک میموریل تیار کرے۔ تمام انجمنوں و ڈسٹرکٹ لیگوں کا فرض ہے کہ وہ اس میموریل کی تائید میں رزولیوشن پاس کریں تمام رسالوں اور اخباروں کا فرض ہے کہ اس معاملہ کو اس وقت تک نہ چھوڑیں جب تک کہ اس میں کامیابی نہ ہو جاوے ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ہمارے معزز ہمعصر اور تمام مسلمان پبلک اس دینی کام میں یک دل و جان ہو کر کوشش کریں گے۔

اہلحدیث کی رائے حکیم صاحب نے ایک اشتہار سب مسلمانوں کی اتفاق رائے اور تائید کے لئے اس امر کے متعلق دیا ہے۔ کہ دربار تاجپوشی دہلی کے موقعہ پر گورنمنٹ سے ایک میموریل کے ذریعہ جمعہ کی نماز کے لئے ۲ گھنٹہ کی تعطیل حاصل کی جائے اور بذریعہ سرکاری سرکلر سرکاری و فاتر سکولوں اور کالجوں میں یہ تعطیل ہونی چاہئے۔ ہم نے اہلحدیث کے کالموں میں کبھی اس امر کی تحریک کی تھی اور دوسرے اسلامی اخباروں کو اس امر پر زور دینے کے لئے لکھا تھا۔ لیکن انہوں نے کچھ توجہ نہ کی۔ حکیم صاحب کی رائے سے ہم متفق ہیں۔ تمام مسلمانوں کو اس امر کے لئے میموریل تیار کر کے وائسرائے کی خدمت میں بھیجنا چاہئے۔ مگر میموریل مسلم لیگ کی معرفت بھیجنا چاہئے اور اس کے لئے محکمہ تعلیم پنجاب کے اس حکم کو نظیر سمجھنا چاہئے جس میں نماز جمعہ کی رخصت سکولوں میں مسلمان طلبہ اور مدرسوں کے لئے منظور کی جا چکی ہے۔

الحق کی رائے عبادت کا اعلیٰ مقصد دنیا میں اخلاق اور تہذیب کی ترقی دینا ہے۔ تمام سلیم الفطرت انسان اور مذاہب جسمانی اور مادی زندگی سے ان عبادتوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ جو روحانی امراض کے دفع کرنے میں سریع الاثر ہیں۔ نیچر نے انسانی زندگی کی گہری تہ میں روحانیت کو چھپا رکھا ہے۔ جو عقدے اور پیچیدہ معمے سائنس اور فلسفہ کو مجبور کر دیتے ہیں اور جہاں احساس اور ادراک عاجز ہو جاتا ہے۔ وہ خدا کی بندگی کرنے اور اس کے سامنے سر جھکا دینے سے حل ہو جاتے ہیں۔ اگر تقویٰ اور عبادت سے ہم کچھ بھی لگاؤ نہ رکھتے تو انسانی علم کی ترقی میں روک پیدا ہو جاتی اور بہت سی معلومات پردہ میں پنہاں رہتیں۔ قدیم سے قدیم اور عاقل سے عاقل قوموں میں عبادت کا طریقہ رائج ہے۔ مسلمانوں کے مذہب میں نماز ایک ایسی عبادت کا نام ہے۔ جو سب سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ جس طرح کوئی عظیم الشان عمارت ستون کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح ایمان بھی نماز کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اقیموا الصلوۃ ولا تکونوا من المشرکین یعنی نماز پڑھو اور اپنے آپ کو مشرکوں میں شامل نہ کرو۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ نماز ترک کرنے سے کفر عائد ہوتا ہے۔ اور ایمان و کفر میں ترک نماز کا فرق ہے۔ ہر قوم ہر مذہب تمام دنوں میں سے ایک دن کو متبرک قرار دیتا ہے۔ اور اس روز کی عبادت کو مقدس مانا جاتا ہے چنانچہ مسلمانوں میں جمعہ کا روز اور دنوں سے افضل قرار دیا گیا ہے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام پر اسی روز دنیا کی روشنی پڑی تھی۔ یہی وہ دن ہے۔ جس نے حضرت ابوالبشر کو جنت الفردوس کی فضا اور دلکش نظارہ دکھایا تھا۔ اور وہ اس میں داخل ہو کر قدرت کی صنعتوں کے گوناگون نمونوں کا مشاہدہ کرتے رہے تھے۔ یہی وہ دن ہے۔ جس نے حضرت آدمؑ کی توبہ قبول کرائی۔ اور اسی دن آپ جسم خاکی کو خیرباد کہہ گئے اور ہمارے عقیدے کے بموجب قیامت بھی اسی دن آنے والی ہے۔ جیسے راتوں میں شب قدر کی عظمت کی جاتی ہے۔ ایسے ہی دنوں میں جمعہ کو بھی روحانی دن سے نامزد کیا جاتا ہے۔ جو مسلمان اس دن دنیا سے کوچ کر جائے۔ اس کا نام ہمارا مذہب شہیدوں کی فہرست میں لکھ رکھتا ہے۔ جمعہ کی نماز دیگر نمازوں سے زیادہ اشرف سمجھی گئی ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ من ترک

الجمعۃ ثلاثا من غیر عذر طبع اللہ علی قلبہ

یعنی جو شخص بغیر عذر جمعہ کو چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ پھر دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جو شخص بلا عذر تین جمعہ ترک کرے اس نے اسلام کو اپنی پشت کے پیچھے پھینک دیا ہے۔ گذشتہ ہفتہ کے صیغہ مراسلات میں جناب حکیم نورالدین رضؓ صاحب قبلہ خلیفۃ المسیح موعودؑ کا ایک مضمون درج ہو چکا ہے۔ جس میں خلیفہ صاحب موصوف نے مؤدبانہ لہجہ میں گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ وہ مسلمان ملازمین اور مسلمان طلبا کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے واسطے دو تین گھنٹہ کی اجازت دے۔ مصر میں جہاں بڑا عنصر آبادی کا مسلمان ہے اور خدیو مصر برٹش حکومت کی ماتحتی میں کام کرتا ہے۔ وہاں تعطیل کا دن بجائے اتوار کے جمعہ ہے۔ خلیفہ صاحبؓ کی رائے ہے کہ جہاں مصر میں گورنمنٹ نے عیسائیوں کو یہ اجازت دے رکھی ہے۔ کہ وہ اتوار کے دن کام پر حاضر نہ ہوں۔ وہاں ہندوستان میں مسلمان ملازمین کو بھی نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے دو گھنٹے ملنے چاہئیں آپ گورنمنٹ کی خدمت میں ایک میموریل بھیجنے والے ہیں۔ جس کا خلاصہ اپنے مضمون میں اسلامی انجمنوں اور اسلامی اخبارات اور اسلامی انجمنوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ تاکہ وہ رزولیوشن اور تحریروں کے ذریعہ گورنمنٹ پر اس دینی ضرورت کا انکشاف کریں۔ در حقیقت گورنمنٹ کسی کی مذہبی آزادی میں خلل انداز نہیں ہوتی۔ اس کا انصاف مقتضی ہے کہ مسلمان ایسے مبارک دن کی نماز سے محروم نہ رہیں۔ جس کے خطبہ میں اخلاقی نکات کوٹ کوٹ کر بھرے ہوتے ہیں۔ اور جس کے ادا ہونے سے نہ صرف ثواب بلکہ آخرت کا سامان ہاتھ آتا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ جس طرح گورنمنٹ نے ہماری جسمانی زندگی کی آسائش کے لئے ریلوے۔ ٹیلیگراف۔ حفظان صحت۔ نل آب رسانی۔ سڑکیں وغیرہ تیار کی ہیں۔ اسی طرح نماز جمعہ کے لئے اجازت دیکر ہماری روحانی زندگی کی بھی قدر و منزلت بڑھائے گی۔ اسلامی انجمنوں اور اسلامی اخبارات کا فرض ہے کہ نماز جمعہ کی بابت نوٹس لیں اور گورنمنٹ سے باواز بلند معروض کریں۔

انتان کی رائے مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مرحوم (مدعی مہدویت و مسیحیت) نے جملہ مسلمانان ہندوستان سے اپیل کیا ہے کہ ایک میموریل تمام اہل اسلام کی جانب سے گورنمنٹ میں بھیجا جائے کہ "اعلیٰ حضرت ملک معظم کی تاجپوشی کی یادگار میں جمعہ کی نماز کے لئے یا تو دو گھنٹہ کے واسطے جملہ دفاتر سرکاری اور سکول و کالجوں میں دو گھنٹہ کی تعطیل ہوا کرے ورنہ کم سے کم مسلمانوں کو دو گھنٹے کی چھٹی نماز جمعہ پڑھنے کے لئے عطا کی جاوے" ان کی خواہش ہے کہ "مختلف فرقوں کے اہل اسلام اور انجمن ہائے اسلامیہ اگر اس تجویز سے اتفاق کریں۔ تو رزولیوشن پاس کر کے "قادیان" بھیجدیں۔ تاکہ یہ میموریل کل مسلمانان ہندوستان کی جانب سے روانہ کیا جائے"

اس میں شک نہیں کہ یہ تحریک نہایت مناسب اور ضروری ہے اور کسی مسلمان کو اس قسم کی ضرورت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس معاملہ میں دو باتیں خاص طور پر قابل توجہ ہیں۔

اول تو یہ کہ آجکل جبکہ یونیورسٹی کا سوال اٹھا ہوا ہے اور وہ خاص اسی دربار کے موقعہ کے لئے مخصوص ہے۔ تو اس حالت میں میموریل کا جشن تاجپوشی کے موقعہ پر پیش کرنا مناسب نہیں ہے اس موقعہ کی یادگار کے لئے مسلمانوں کی قوم کی جانب سے جو متفقہ درخواست اعلیٰ حضرت ملک معظم کی خدمت میں پیش ہو۔ وہ صرف "مسلم یونیورسٹی" کے چارٹر ملنے کی درخواست ہو۔

دوسرے یہ کہ یہ میموریل کسی دوسرے موقعہ پر مسلم یونیورسٹی کی چارٹر کی درخواست سے پہلے یا بعد میں مقتدر اسلامی اخباروں اور لیڈروں کی رائے سے کسی اسلامی و قومی انجمن کی جانب سے پیش کیا جائے۔ اور یقین ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا نہایت خوشی سے مسلمانوں کی اس جائز درخواست کو منظور فرما کر اپنی معدلت گستری کا ثبوت دے گی۔

معاونین الحکم حساب صاف کر کے مشکور کریں

اسوۂ حسنہ پر فاضل امروہی کی تقریظ

جو خواجہ صاحب کی درخواست پر لکھی

عالی جناب حضرت احسن المناظرین فاضل امروہی کا نام نامی احمدی قوم میں روز روشن کی طرح درخشاں ہے۔

اس بزرگ قوم نے سلسلہ حقہ کے قبول کرنے میں جو ایثار اور قربانی کی ہے اس کی نظیر نہیں ملتی۔ پھر سلسلہ عالیہ کی تائید و اشاعت کے لئے جو قیمتی تصانیف جناب سید امروہی نے لکھی ہیں۔ وہ اس وقت تک مخالفین کی پوری کوشش اور ہمت کے باوجود لاجواب ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے بعد آپ کے جانشین حضرت خلیفۃ المسیح صاحب کے وجود کو قابل قدر وجود قرار دیتے ہیں۔ سید صاحب میں حق گوئی اور امر بالمعروف کی قوت بڑی زبردست ہے اور حق کے مقابلہ میں کوئی اثر ان پر نہیں پڑ سکتا۔ حقیقت میں علماء ربانی کی یہی شان ہونی چاہئے۔

فاضل امروہی نے جناب خواجہ صاحب قبلہ کی کتاب اسوۂ حسنہ پر ایک تقریظ لکھ کر بغرض اشاعت بھیجی ہے۔ مجھے خواجہ صاحب کی کتاب کے پڑھنے کی سعادت حاصل نہیں ہوئی (کیونکہ میری درخواست طلبی بذریعہ وی پی کی بھی شائد کثرت کام کی وجہ سے تعمیل نہیں ہو سکی) اس لئے میں کتاب مذکور کے متعلق اپنی کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتا سید صاحب کی تقریظ کے بعد کسی دوسری رائے کی ضرورت بھی نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ سید صاحب نے بعض غلطیوں کا ذکر بھی کیا ہے مگر تقریظ کی حقیقت یہی ہے۔ کہ مصنف کی کمزوریاں کو دور کیا جاوے۔ نہ کہ خواہ نخواہ اس کی تعریف ہی کر دی جاوے اور نہ غلطیوں کے اظہار سے یہ مقصد ہوتا ہے کہ مؤلف کی محنت کو خاک میں ملا دیا جاوے اگر کوئی ایسا خیال کرے تو ریویو نگار پر ظلم کرتا ہے۔

بہرحال سید صاحب کی یہ تقریظ احمدی سلسلہ میں حق گوئی کی ایک درخشاں مثال کے طور پر قائم رہیگی۔

امید کی جاتی ہے کہ کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں ان کمزوریوں کی اصلاح کر دی جائیگی۔

یہ تقریظ حضرت فاضل امروہی نے بطور خط جناب خواجہ صاحب کو لکھ بھیجی تھی۔ اور اس تقریظ کے بعض حصوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسکو شائع نہ کرنا چاہتے تھے مگر بعد میں سید صاحب نے اس خیال سے کہ عوام کو فائدہ پہنچے اسکو شائع کرنا پسند کیا جیسا کہ فاضل امروہی نے اپنے خط مورخہ ۴ جولائی ۱۹۱۱ء میں لکھا ہے اس لئے میں اس تقریظ کو جناب ممدوح کے ارشاد کے ماتحت شائع کر دیتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ سید صاحب کو جزائے خیر دے۔ کتاب کے متعلق جو کچھ اس تقریظ سے میں سمجھ سکا ہوں۔ اتنا کہنے میں مجھے تامل نہیں کہ کتاب بہرحال مفید ہے اور محنت اور قابلیت سے لکھی ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزا۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی اظہر دین الاسلام علی کل الادیان۔ والصلوٰۃ علی رسولہ الکریم الذی کان خلقہ القرآن۔ وھو الاسوۃ الحسنۃ لنا لا بالادعاء المحض بل بالحجۃ و البرہان۔ وعلی آلہ العظام واصحابہ الکرام الذین استنوا بسنتہ وتمسکوا بالقرآن۔ اما بعد ایھا المحب القدیم والمحب الکریم کمال الدین ثبتہ اللہ علی صراط المستقیم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا رسالہ اسوۂ حسنہ مع عنایت نامہ بتحریر التقریظ موصول ہوا جزاکم فی الدارین خیرا اگرچہ خاکسار کی آنکھیں اب کام نہیں دیتیں لیکن بامداد برخوردار سید محمد یعقوب حسب الارشاد کچھ تحریر کرتا ہوں آپ نے آیت لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ الآیۃ کی تفسیر ایک عجیب و غریب تفسیر کی ہے للہ درک اور پھر استقامت کی شرح اور اس کا ثبوت و اثبات صرف ایک محمود الصفات حضرت رسالتمآب خاتم النبیین کے ساتھ بالکل وجہ بہت عمدہ طور سے کیا ہے جزاکم اللہ احسن الجزا۔ آپ کی کل تقریر جو جوش و اخلاص کے ساتھ تحریر کی گئی ہے۔ اس میں وہی رنگ ہے جو حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کی تقریر و تحریر میں تھا۔ گویا ان کی تحریر و تقریر کو آپ نے زندہ کر دیا ہے۔ گو بعض مواقع میں کچھ اغلاط بھی واقع ہو گئے ہیں جو شاید کاتب کی قلم سے وقوع ہوئے ہوں یا سہواً آپ کی ہی قلم سے صادر ہو گئے ہوں۔ لہذا بحکم المومن مراۃ المومن کے میں اس کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں۔ مثل مشہور ہے کہ متکلم را تا کسے عیب نگیرد سخنش صلاح نپذیرد اگرچہ میرا اظہار اخلاق فاضلہ حضرت خلیفۃ المسیح کے خلاف واقع ہوگا۔ مگر میں اپنی فطرت سے مجبور ہوں۔ لفظ مسیح الموعود غلط ہے۔ لفظ ابتداءً اگرچہ عموم میں مشہور ہے مگر صحیح نہیں وجعلنا للمتقین اماما میں ہمزہ وصل متروک ہو گیا ملاحظہ ہو صفحہ ۴ سطر ۲۔ لفظ نمونتہً خلاف قواعد فرس کے ہے صفحہ ۴۶ سطر ۱۱۔ ہاں اگر اساتذہ سے یہ تصرف خاص اس لفظ میں ثابت ہو جاوے۔ تو مسلم ہو سکتا ہے فقرہ دو میں ضمیر ترک کر دی گئی ہے۔ فقرہ وہ چاہئے تھا۔ لفظ نکتہ اس جگہ کس قدر خلاف ہے مناسب لفظ نقطہ چاہئے ملاحظہ ہو صفحہ ۸۵ سطر ۸ لفظ موزی غلط ہے۔ موذی بذال معجمہ چاہئے۔ اصالی غلط ہے۔ عصالی چاہئے صفحہ ۱۲۴ سطر ۲۔ صفحہ ۶۵ سطر ۱۱ میں کی جاوے غلط ہے اور نہ کی جاوے صحیح ہے۔ یہ اغلاط تو چنداں قابل التفات نہیں مگر غلطی آئندہ ضرور قابل اصلاح ہے۔ وھو ہذا صفحہ ۱ سطر ۹ میں جو مضمون ہے (کہ سری مہاراج رامچندر جی یا سری کرشن بھگوان وغیرہم کی سوانح عمریاں آج بھی اہل دنیا کے لئے نیک مثال اور ان کے کارنامے انسان کے لئے بہترین نمونہ موجود ہیں۔الخ) یہ مضمون محض غلط ہے کیونکہ نزول قرآن مجید کے وقت سے قیامت تک کوئی ایسی کتاب یا کوئی اسوۂ حسنہ بجز رسول مقبول صلعم کے دنیا میں موجود نہیں ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔ جس کی اقتدا کیا جاوے۔ کیونکہ اول تو ظہر الفساد فی البر والبحر کی طرف تاریخ قرآنی ہدایت کر رہی ہے۔ دوم سو من یتبغ بغیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وارد ہوا ہے پھر لو کان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی خود فرمایا ہے۔ ثالثاً خود آپ کی اس رسالہ کا موضوع یہی ہے کہ آج بھی اہل دنیا کے لئے سوائے ذات پاک حضرت رسالتمآب صلعم کے کوئی اور دوسرا اسوۂ حسنہ دنیا میں موجود نہیں۔ ملاحظہ ہوں صفحات ذیل ۲۰ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۶ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۲ و ۳۴ و ۳۶ و ۳۵ و ۴۰ و ۴۵ وغیرہ وغیرہ پس مضامین مندرجہ صفحات بالا کے مضمون مندرجہ صفحہ ۱ کو رد کر رہے ہیں پھر اگر مضمون صفحہ ۱ صحیح ہو تو پھر کل رسالہ آپ کا اور اس کا موضوع لہٗ باطل ہوا جاتا ہے اور پھر علاوہ بریں نہ ضرورت قرآن مجید کی باقی رہی اور نہ حاجت دین اسلام کی رہتی ہے جو آپ کے رسالہ کا موضوع لہٗ اور مقصود اصلی ہے اور قریب قریب اسی کی اس مضمون غلط کو تفصیل آپ نے پیسہ اخبار میں بھی شائع کرایا تھا۔ جو بالکل خلاف آپ کی اس استقامت کے تھا جس کو بشرح و بسط اس رسالہ میں آپ نے تحریر فرمایا ہے اور نیز آیت قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم کی ایک غلط تفسیر اسی پیسہ میں آپ نے تحریر فرمائی تھی اور بحکم بناء فاسد علی الفاسد کے اس کے نتائج غلط پیسہ اخبار میں تحریر فرمائے گئے تھے جس کا رد خاکسار نے بدلائل عقلی و نیز براہین نقلی قریب سو آیات سے لکھا تھا۔ اسی طرح جس طرح آپ نے صفحہ ۶۸ سطر ۶ میں لکھا ہے۔ وھو ہذا۔ تو پھر کیا یہ عمل محمدی کی تعلیم فردوا الی اللہ والرسول سے اخذ شدہ تھا یعنی امور متنازعہ میں تم کل انسانی احتیاجوں کو چھوڑ کر خدا اور اس کے رسول کے کلام کی طرف رجوع کرو۔ انتہی موضع الحاجۃ اور اگر اندک تدبر بھی اس آیت میں کیا جاوے تو کل مضمون مندرجہ پیسہ اخبار کا خود اسی آیت سے رد ہو جاویگا۔ کیونکہ آخر آیت ہذا میں فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون وارد ہے یعنی اگر اہل کتاب اور مخالفین اس ہماری دعوت سے روگردانی کریں تو تم پکار کر کہہ دو کہ بیشک ہم ہی مسلم ہیں۔ اور تم مسلم نہیں ہو خصوصاً جبکہ اتخذوا ارباباً کی تفسیر حدیث صحیح سے کی جاوے جو خاص اتخاذ ارباب کی تفسیر میں وارد ہوئی ہے تو پھر تمام پیر پرست بھی غیر مسلم قرار پا جاتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جو غیر مسلم ہیں یا تو مغضوب علیھم ہوں گے یا ضالین ہوں گے جن کے ساتھ ہم ہرگز ہرگز امور دینی میں شریک ہو کر اتحاد یا اتفاق نہیں کر سکتے۔ گو ان میں کچھ امور مشترکہ بھی پائے جاویں (یہ امور مشترکہ کا نمونہ مثل تقریر انفس کے عجیب و غریب پیدا کیا ہے جن امور مشترکہ سے شیطان بھی باہر نہیں ہے۔ پھر تو اس کے ساتھ بھی ہمارا اتفاق ہونا چاہئے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بھی ان امور مشترکہ سے رد ہو گئی) آنحضرت جس دستاویز میں کسی جگہ کچھ جعل کیا گیا ہو وہ کسی کے نزدیک مقبول نہیں ہو سکتی یا جس بعدہ کے پیالہ میں زہر ملا ہوا ہو۔ اس کا استعمال ہرگز درست نہیں۔ گو اس میں بعض امور مشترکہ اچھے بھی موجود ہوں۔ کیونکہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین وارد ہے۔ پس ایسی غیریت کی حالت میں اتحاد یا اتفاق کیسا۔ ہاں معاملات اس سے مستثنیٰ ہیں وکذا من الامر الحق تردد الخ بالدلیل لیکن اس رد کو خاکسار نے اس لئے شائع نہیں کیا کہ آپ کی حسنات بہ نسبت سلسلہ احمدیہ کے ان سیئات پر غلبہ رکھتی ہیں۔ امید ہے کہ کسی نہ کسی وقت اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان سیئات کو حسنات کے ساتھ بدل دیویگا اور میں یہ دعا کیا کرتا تھا۔ کہ اللھم بدل سیئاتہ بالحسنات الحمد للہ کہ یہ دعا میری قبول ہوئی مجھ کو امید ہے کہ یہ رسالہ آپ کا اس مضمون مندرجہ پیسہ اخبار کے لئے بطور کفارہ کے ہو جاویگا۔ آمین ثم آمین۔ اور جو تفسیر غلط آیت قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم کی آپ نے پیسہ میں تحریر فرمائی تھی۔ جس سے صریح طور پر ثابت ہوتا تھا۔ کہ آپ کی استقامت میں فرق آگیا۔ وہ عفو ہو جاویگی۔ آمین کیونکہ اس رسالہ میں اس مضمون غلط کا رد موجود ہے اور ترک استقامت کا ایک سر لکھا تھا جو حضرت سید جری اللہ کے الہام میں

آپکا تھا جس کا واقع ہونا واسطے پورا ہونے پیشگوئی الہام کے ضروری تھا۔ کلہ آیت اسوہ حسنہ کے سیاق میں کچھ ذکر ضعیف الایمان لوگوں کا ہے جس میں اُن کی عدم استقامت اور ضعیف ایمان و عدم استقامت پر ملامت کی گئی ہے اور یہ آیت اسوہ حسنہ ہے جس میں واسطے اقتدا کرنے کے دربارہ استقامت رسول کریم کے اُن کو سخت تاکید فرمائی گئی ہے اور یہی شان نزول اس آیت کا مفسرین محققین نے تحریر فرمایا ہے۔ اب ملخص فیہ میں بھی ایسا ہی کچھ واقع ہوا ہے کہ آپ کی استقامت میں جب فرق آگیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے کفارہ کے لئے آپ کے قلم سے آیت اسوہ کی ایک عجیب و غریب تفسیر شائع کرا دی اور شرح استقامت رسول کریم صلعم کی بہ تفصیل و بسط کے ساتھ آپ کے قلم سے نکلوا دی فجزاکم اللہ احسن الجزا۔ مگر ضروری ہے کہ جس طرح پر آپ نے چندہ یونیورسٹی کی تحصیل کے لئے کوشش بلیغ فرمائی ہے۔ اگر چندہ مدرسہ احمدیہ کے لئے بھی سعی اور کوشش بلیغ فرما دیں تو اس ترک استقامت کا بھی کفارہ ہو جاوے اور مجھکو آپ کی سعادتمندی سے اس کی امید بھی ہے دعائے ابراہیمی ومن عصانی فانک غفور رحیم میں جو یہ نکتہ آپنے تحریر کیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے مخالفین معاندین مکہ کو بعد فتح مکہ کے کوئی سزا نہیں دی۔ بدیں وجہ دعائے ابراہیمی کا کوئی لفظ قبولیت سے خالی نہیں رہا۔ ایک گروہ نے آپ کی اتباع میں ہوکے اجتناب کیا تو اس سے دعا واجنبنی وبنی ان نعبد الاصنام قبول ہو کر پوری ہوئی۔ اور دوسرا وہ گروہ جنہوں نے لب جادہ کا راستہ چھوڑا معہذا ان کے لئے لا تثریب علیکم الیوم فرما کر اُن کو سزا سے معاف کر دیا کیونکہ آنحضرت عبد الغفور اور عبد الرحیم ہے جس سے فانک غفور رحیم کے الفاظ کا مضمون پورا ہوا۔ الی آخرہ۔ یہ نکتہ تفسیری بھی مجھ کو بہت پسند آیا کیونکہ اس تفسیر نے سلک الفاظ میں سے کوئی لفظ دعا کا ضائع نہیں کیا فجزاک اللہ احسن الجزا۔ ماحصل کریہ عرض ہے کہ مضمون مندرجہ صفحہ ۷ سطر ۹ کا قابل اصلاح ضرور ہے۔ اگر زبان انگلش میں بھی آپ اس رسالہ کا ترجمہ کریں۔ تو اس مضمون کی اصلاح ضرور فرما دیں یعنی یا تو آج بھی کا لفظ حذف فرما دیویں اور بجائے لفظ تھیں کے ہوئے تھے لکھدیویں تب کسیقدر صحیح ہو سکتا ہے۔ غرضکہ کسی لفظ مربوط کے ساتھ اصلاح کر دیجاوے۔ جو مقصود اصلی کے مخالف اور موضوع لہٗ کی ضد نہ ہو۔ پھر مجھ کو قوی امید اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہے۔ کہ جو سابق ازیں آپ کی طرف سے بعض مضمون غلط شائع ہوئے ہیں۔ اُن کے لئے یہ آپ کا رسالہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انشاء اللہ تعالیٰ کفارہ ہو جاویگا۔ میں نہ تو خوشامدی ہوں اور نہ خوشامد طلب ہوں۔ لہٰذا جو کچھ ان چند سطروں میں تحریر کیا گیا ہے اگر ناگوار ہو تو معاف فرمایا جاوے۔

اور جبکہ آپ خود اقرار کر چکے ہیں کہ (اگر تعلیم کے ساتھ معلم کا عمل موجود نہ ہو۔ تو تعلیم کے غلط سمجھے جانے کا احتمال ہو سکتا ہے) آخرتک صفحہ ۲ سطر اول سے ملاحظہ ہو۔ تو جب تک آپ مضمون پیسہ اخبار کا رد اور نیز غلطی بذا کا حک عملی رنگ میں یہ تصریح نہ فرما دیں۔ تب تک آپ کی طرف بھی احتمال خلاف ہو سکتا ہے۔ ہاں ایک امر اصلاح طلب اور ہے۔ کہ آپنے مسئلہ ارتقا میں جو کچھ لکھا ہے۔ اور اس کا مصداق دیانند وغیرہ کو گردانا ہے۔ بعینہ اسی طرح پر آپ کی کل تقریر کو مخالف حضرت مسیح موعودؑ پر چسپاں کر سکتے ہیں۔ پس مسئلہ ارتقا کے ماتحت دیانند و حضرت جری اللہ ہر دو مساوی بالاقدام ہیں۔ جیسا دیانند ویسا ہی حضرت جری اللہ۔ اور ظاہر رسالہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیا کو مصداق مسئلہ ارتقا کا گردان سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ یہی حال ہم حضرت مرزا صاحب کا دیکھتے ہیں۔ پس اس کا جواب آپ کے نزدیک کیا ہو سکتا ہے جس جواب سے حضرت اقدسؑ اس مسئلہ ارتقا سے مستثنیٰ رہکر مامور من اللہ ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ جملہ حالات مسئلہ ارتقا کے بھی محض ارہاصاً منجانب اللہ ہوتے ہیں اور بطور ارہاص کے اللہ تعالیٰ کی ہوا کو پہلے ہی سے انبیاء علیہم کی تبلیغ کے مناسب مطابق پیدا کر دیا کرتا ہے۔ تاکہ منکرین اور معاندین پر اس طرح سے بھی ایک حجت قائم ہو جاوے گو ہمارے حضرت خاتم النبیین و سید المرسلین ماتحت حالات ارتقا کے بعض اعتبارات سے نہ ہوئے ہوں اور پھر آپ نے بھی ایسے امور کو آنحضرت کی قبل بعثت ارہاص کے ہونا تسلیم کر لیا ہے دیکھو صفحہ ۳۷ سطر اخیر کو۔ یہ مضمون ایک بڑی تفصیل کو چاہتا ہے۔ جو پھر کسی وقت میں انشاء اللہ تعالیٰ تحریر کی جاویگی بشرط باقی صحبت با لی۔ اور پھر آپ نے جو تحصیل چندہ یونیورسٹی کے لئے اس نیک نیتی سے کوشش و سعی فرمائی ہے۔ کہ اس دنیا کی ترقی میں دین اسلام کی ترقی متصور ہے۔ یہ آپ کی نیک نیتی ایک اجتہادی غلطی پر مبنی ہے۔ جس کو خود آپنے کامل طور پر رد کر دیا ہے اور ایسی نیک نیتی کو ترک استقامت قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۸۵ سے صفحہ ۹۰ تک۔ بلکہ کل آنحضرت صلعم کی استقامت کا بیان جو آپ کی اس نیک نیتی کو پورے طور پر ادا کر رہا ہے۔ فتدبر۔ ولا تکن من الغافلین۔ اس لئے آپ پر فرض ہے۔ کہ اُس نیک نیتی سے جو اجتہادی غلطی پر مبنی ہے رجوع فرما دیں۔ اقل درجہ یہ کہ چندہ مدرسہ احمدیہ کے لئے اسی قدر کوشش کریں جو یونیورسٹی کے لئے کی گئی ہے۔ تاکہ یہ کوشش اُس پہلی کوشش کے لئے کفارہ ہو جاوے اور صفحہ ۲۰ سطر ۶ کے بعد آپ اس فقرہ کا لکھنا بھول گئے ہیں۔ کہ وہی باتیں مسیح موعودؑ کے مقابل ابکبھی ہیں"۔ تاکہ زندہ ثبوت اور نقد حال مسیح موعود کی صداقت کا ہو جاتا۔ فقط

اس تقریظ کا لطف جب ہو۔ کہ جو اغلاط قابل التفات لکھی گئی ہیں۔ اُن کو صفحہ وار اسوہ میں بغور مطالعہ فرمایا جاوے اگر یہ اغلاط خواجہ صاحب سے سہواً واقع ہوئی ہیں۔ جو کثرت نسیان اُن کی فطرت میں داخل ہے۔ اور دعا ہے کہ ربنا لا تواخذنا ان نسینا۔ دعا ضرور کی جاوے

محمد احسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان

اعلان

تمام احمدی احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان واسطے چندہ جمع کرنے کے لئے اس وقت تک ذیل کے پانچ اصحاب کو وصولی چندہ کی اجازت دی گئی ہے

(۱) شیخ غلام احمد صاحب واعظ۔ (۲) حکیم محمد صاحب۔ (۳) چوہدری غلام سرور صاحب قانونگو۔ (۴) ڈاکٹر محمد امین صاحب عقاد فرنٹی اسسٹنٹ (۵) منشی محمد عبد اللہ صاحب منشی ضلعداری محصلان۔ ان احباب کے علاوہ اگر کسی کے مقرر کرنے کی ضرورت سمجھی جاویگی تو سرٹیفکیٹ کے علاوہ جو ہر محصل یا واعظ کو دیا جاتا ہے۔ بذریعہ اخبار احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کر دیا جاویگا۔ بغیر اس کے کسی صاحب کو چندہ وصول کرنے کی یا چندہ دینے کی اجازت دفتر ہذا کی طرف سے نہیں ہے غلطی سے بچنے کی خاطر یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ نیز یہ بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ ہر محصل کے پاس رسید بکیں ہوں گی۔ چندہ دینے والوں کو رسید باقاعدہ دی جاویگی۔ جس کی ایک نقل محصل اپنے پاس رکھے گا۔

محمد علی

سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان ۲۶/۶/۱۱

نوٹ۔ طلباء مدرسہ کے لئے جو اجازت چندہ وصول کرنے کی دی جاتی ہے۔ وہ صرف ایام تعطیلات موسم گرما کے لئے جو اس دفعہ ۱۶۔ اگست ۱۹۱۱ء سے ۳۰ ستمبر تک ہوں گی۔ ایسے طالب علموں کے نام شائع کئے جاوینگے اور ہر ایک طالب علم کو سند دی جاویگی جس کے دکھانے کے بغیر وہ چندہ وصول کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔ اور رسید بکیں دیجاوینگی اور ہر ایک رقم جو کوئی صاحب دیں مناسب ہوگا کہ رسید بک ہر دو نوں طرف یعنی مثنیٰ اور اصل پر اپنے سامنے اندراج رقم کرالیں اور رسید لے لیں۔

محمد علی

سکرٹری ۲۶/۶/۱۱

ملفوظات امیر المومنین رضی اللہ عنہ

۲۹۔ جون ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ مسلمان جب سے اس مرض میں مبتلا ہوئے ہیں۔ ذلیل ہیں۔ وہ خدا کے فضل کو بھول گئے۔ اور "تسخیر" کے پیچھے پڑ گئے۔ ہماری طرف جب رجوع خلائق دیکھتے ہیں۔ تو گمان کرتے ہیں ہمیں کوئی وظیفہ یاد ہے جس سے تسخیر کر لیا ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ سخر لکم ما فی السموٰت وما فی الارض جمیعاً (۲) وسخر لکم اللیل والنہار والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہٖ۔ جب یہ نعمت قرآن مجید میں پہلے ہی موجود ہے۔ تو اس قدر گھبراہٹ کی کیا ضرورت ہے۔

دوسرا مرض مسلمانوں میں ناشکری ہے اور وہ حلال و حرام میں تمیز نہیں کرتے۔ حلال رزق سے اولاد نیک صالح پیدا ہوتی ہے اور عبادت میں لذت ملتی ہے۔

فرمایا۔ پہاڑ دل میں فائدے ہیں۔ از ان جملہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان تمید بکم جس کے چار معنے ہیں۔ (۱) تاکہ تم ہلاک نہ ہو جاؤ (۲) پہاڑ تمہارے ساتھ حرکت کرتے ہیں (۳) کھانا دیتے ہیں تمہیں (۴) ذہن ایک طرف جھک نہ جائے۔

فرمایا۔ انسان کا ایک ایک بال بھی نعمت ہے۔ دیکھو ایک بانکے جوان پر ایک بال بھی سفید آ جائے۔ جب تک مونچنے سے نوچ نہ لے۔ اُسے قرار نہیں آتا۔

فرمایا۔ بدیوں سے بچنے کے لئے اسی بات کا مطالعہ سخت ضروری

ہے۔ کہ اللہ چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے۔

۳ر جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ ہجرت ۔ یہ ہے کہ ایک چیز سے تعلق ہے اور اللہ اسے پسند نہیں کرتا۔ بس اس تعلق کو محض اللہ کی رضامندی کے لئے چھوڑ دیا۔ چنانچہ نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ المہاجر من ھاجر ما نھی اللہ عنہ۔

فرمایا۔ اللہ کی رضا کے لئے کوئی چیز چھوڑ دیجائے تو اللہ اس سے بہتر بدلہ دیتا ہے۔ حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر۔ حضرت عثمان حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کچھ چھوڑا۔ اس کا بہت سے بہتر بدلہ پایا۔ اسی ہجرت کا اجر ہے۔ کہ ابتک ان کی قوم معزز سمجھی جاتی ہے۔

فرمایا۔ قرآن نے جو کچھ بتایا ہے غور کریں تو انسان کا دل اس کا فہم۔ اس کی روح۔ اس کو مانتی ہے صرف بھولی ہوئی بات یاد کرائی جاتی ہے۔ اسی لئے قرآن کا نام ذکر ہے۔

فاسئلوا اھل الذکر کے نعوذ باللہ یہ معنے کہ عیسائیوں اور یہودیوں سے پوچھو۔ بالکل غلط ہیں۔ ان کو کیا معلوم۔

فرمایا۔ انسان حرامخوری کرتا ہے۔ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے۔ مگر بد نتیجہ نظر نہیں آتا۔ تو وہ دلیر ہو جاتا ہے۔ مگر جب پیمانہ لبریز ہوتا ہے۔ تو فوراً پکڑا جاتا ہے۔

فرمایا۔ ظاہر سے باطن کی طرف جانا مسلمانوں کا معمول نہیں رہا بلکہ بعض تو یہاں تک کہتے ہیں کہ دل صاف چاہئے۔ اعمال خواہ کیسے ہوں۔ یہ ان کی غلطی ہے۔

فرمایا۔ انگریزوں کی صناعیاں (ریل۔ ہوائی جہاز۔ تار) دیکھ دیکھ کر حیرت آتی ہے۔ مگر مجھے اس سے بڑھکر تعجب آتا ہے۔ ان کے اس عقیدہ پر کہ وہ عاجز و غریب انسان کو خدا یا خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں۔

فرمایا۔ اللہ کی کتاب اور نبی کریم کی ارشادات پر جو قوم متمسک ہے اس میں اختلاف کم ہے۔ پھر جن میں خشیۃ اللہ ہے۔ ان میں اور بھی اختلاف کم ہے۔

فرمایا۔ ہر روز اپنے کھانے کا مطالعہ کرو۔ کپڑے کا مطالعہ کرو آمدنی کا مطالعہ کرو۔ کہ حرام تو نہیں۔ مشتبہ مال ہرگز استعمال نہ کرو کیونکہ اس سے دل سیاہ ہو جاتا ہے۔

فرمایا۔ ہم سے سوا دعا کے کیا ہو سکتا ہے۔ حکومت قہری نہیں کہ زبردستی منوایا جائے۔

۴۔ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ انبیاء کرام ذات الٰہی کا بہت ادب کرتے ہیں۔ ابوالانبیاء خلیل الرحمٰن حضرت ابراہیم فرماتے ہیں۔ یطعمنی و یسقین فاذا مرضت فھو یشفین۔ کھانا کھلانے اور پانی پلانے کو تو خدا کی طرف منسوب کیا ہے اور مرض کو اپنی طرف۔ ایسا ہی سورہ کہف میں ایک ولی اللہ نے کشتی کا عیبناک کرنا اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ فاردت ان اعیبھا غرض انبیاء کا مذہب یہ ہے۔ کہ

والشر لیس الیک

فرمایا۔ مجھے قرآن سے محبت ہے اور بہت محبت ہے۔ قرآن مجید میری غذا ہے۔ میں سخت کمزور ہوتا ہوں۔ قرآن مجید پڑھتے پڑھتے مجھ میں طاقت آجاتی ہے۔

فرمایا۔ بچپن سے خدا نے مجھے اس دین پر چلایا ہے جس پر میں اب ہوں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اسی پر میرا خاتمہ ہو۔

فرمایا۔ مجھے خدا ہمیشہ قرآن سے عقلی دلائل سمجھاتا ہے یہ اس کا فضل ہے۔

فرمایا۔ قرآن مجید دُنیا میں سے اختلاف دور کرنے کیلئے آیا افسوس ہے کہ بعض بدبخت سمجھتے ہیں۔ قرآن میں اختلاف ہے۔ حالانکہ قرآن مجید اختلافی مسائل میں ایک فیصلہ بتاتا ہے پھر اختلاف مٹا کر اس راہ پر چلاتا ہے۔ جس پر چلنے سے خدا راضی ہو۔ پھر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ خدا کی نعمتوں سے انسان مالامال ہو جاتا ہے۔

فرمایا۔ عربی میں چار سو نام شہد کا ہے۔

فرمایا۔ جیسے بارش ہو۔ تو زمین سے روئید گی نکلتی ہے اسی طرح جب وحی آسمانی کا نزول دل پر ہو۔ تو عجیب عجیب معارف و حقائق کھلتے ہیں۔

فرمایا۔ کہ جب مکھی کے پیٹ سے وحی الٰہی کے سبب شہد جیسی نافع چیز نکلتی ہے تو پھر انبیاء کے ذریعہ وحی کے نزول سے کیا کیا فوائد مخلوق الٰہی کو پہنچ سکتے ہیں۔

فرمایا جیسے بھوسہ اور خون میں دودھ موجود ہے مگر اسے سوا الٰہی مشین کے کوئی نکال نہیں سکتا۔ اسی طرح دُنیا میں صداقتیں تو موجود ہیں مگر وہ صرف وحی کے ذریعے الگ ہو سکتی ہیں۔

۵۔ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا فضیلت اگر کھانے سے ہو۔ تو پھر ہاتھی اور ویل مچھلی کی زیادہ قدر ہو۔

فرمایا۔ کام کرنے والا اور نہ کرنے والا ہرگز برابر نہیں ہو سکتے عرب میں امراء القیس شعرا موجود تھے۔ لیکن غور کرو۔ کوئی ان میں سے خدا کے لئے بھی کام کرتا تھا۔ ہرگز نہیں۔ برخلاف اس کے حضرت نبی کریم دن رات خدا کے کام میں مصروف رہتے۔ اس کا نمونہ ہم نے اس زمانہ میں بھی دیکھا۔ حضرت صاحب کا یہ حال تھا کہ سر میں چکر اور اسہال ہے مگر پھر بھی بڑا کام کرتے۔ اور اکثر میں نے آپ کی زبان سے سُنا۔ کہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں اور کام (دین کی تسلی) ابھی دھورے پڑے ہیں

فرمایا۔ تم میں کوئی سعادت مند ہو۔ جو سوچے کہ خدا نے کیا کیا نعمتیں دی ہیں۔ اور پھر اُس نے مخلوق کی بہتری اور خدا کی رضامندی کے لئے کیا کام کیا ہے۔ میں نے پاگلوں کو دیکھا ہے۔ کبھی کسی نے کھانا کھاتے وقت بجائے مُنہ کے کان میں نہیں ڈالا۔ بلکہ اپنے مطلب کے لئے خوب دانائی سے کام لیتے ہیں۔ پس انسان کی اس میں کوئی خوبی نہیں۔ کہ وہ اپنے نفس کی خواہشوں کے پورا کرنے میں ہوشیار ہو۔ بلکہ دیکھنا یہ ہے۔ کہ وہ دوسروں کی بہتری اور اللہ کے دین کی اشاعت میں کیا کام کرتا ہے۔

فرمایا۔ یوم ظعنکم میں اشارہ ہے کہ مومن سفر میں بھی اکثر بی بی کو ساتھ رکھے۔ نبی کریم صلعم نے یہاں تک التزام فرمایا۔ کہ احد کی جنگ میں عائشہ صدیقہ اور بتول رضی آپ کے ہمراہ تھیں۔ خود ہمارے حضرت صاحب جب سفر پر جاتے۔ اپنی بی بی کو ہمراہ لیجاتے۔

ناظرین الحکم ہر قسم کی خط و کتابت میں نمبر جسٹ ضرور لکھا کریں

مسلم یونیورسٹی اور احمدی قوم

مسلم یونیورسٹی کی تحریک کا احمدی قوم کی طرف سے نہائت جوش اور مسرت کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا۔ احمدی قوم کے موجودہ لیڈر اور امام نے باوجودیکہ اس کے سلسلہ کی اپنی ضروریات ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں اپنی جیب سے ایک ہزار دیا اور اپنی جماعت کو یونیورسٹی کی تحریک میں چندہ دینے کا مشورہ دیا۔ احمدی جماعت کے اخبارات نے اس تحریک کی تائید میں اپنے مقدور کے موافق مضامین لکھے اور جو جس سے بن آیا۔ اس کے متعلق کیا۔ لیکن ۱۲۔ جولائی ۱۹۱۱ء کے علیگڈھ گزٹ میں "مسلم یونیورسٹی کے متعلق بعض شبہات" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے اس نے کم از کم احمدی قوم کو یونیورسٹی کی طرف سے موقع مایوسی کا دیا ہے۔

یونیورسٹی میں مذہبی تعلیم کے انتظام پر اعتراض کیا گیا تھا اس کا جواب دیتے وقت ظاہر کر دیا گیا ہے۔ کہ شیعہ اور سنی کے سوا اور کسی فرقے کی تعلیم کا انتظام نہیں کیا جائیگا۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ

"باقی بعض فرقے جن کی تعداد بہت قلیل ہے (مثلاً عامل بالحدیث یا قادیانی یا عامل بالقرآن) یہ گروہ اپنے معتقدین کی تعلیم کا خود انتظام کرتے ہیں اور وہ کافی بھی ہے اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے اُن لوگوں میں سے کسی کا دعوی یہ نہیں ہے کہ جبتک مسلم یونیورسٹی ان کی مذہبی تعلیم کا خاص انتظام نہ کرے اس وقت تک وہ اس کو مسلم یونیورسٹی تسلیم نہ کرینگے"

یہ جواب جو ازالہ شبہ کی خاطر شائع کیا گیا ہے نہ صرف مایوسی بخش ہے بلکہ اس کا لب ولہجہ نہائت کرخت اور غیر مہذبانہ ہے۔ قادیانی کے لفظ پر عزیز ہمعصر مدیر نے بڑے زور سے لکھا ہے اور علیگڈھ کے مدعیان تہذیب و تقدس کو بتایا ہے کہ وہ آیۂ شریفہ لا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان الایۃ پر غور کریں اور ہمارے اصل نام احمدی کے سوا اور کسی نام سے نہ پکارا کریں۔

مُسلم یونیورسٹی کے لئے اس میں شک نہیں کہ مسلمانوں کے جملہ فرقوں کی مذہبی تعلیم کا انتظام کرنا آسان امر نہیں مگر ان کے مذہبی فیلنگس کا خیال نہ رکھنا بھی تو نامناسب ہے۔

ہمارے ایک واجب الاحترام دوست نے اپنے ایک لیکچر میں (جو یونیورسٹی کی تائید میں دیا گیا تھا) کہنے کو تو یہ کہدیا۔

"ہم کو جب خدا۔ رسول۔ کتاب۔ کعبہ۔ کلمہ۔ معاد اور بہت سے دیگر امور ایک امر پر متحد اور جمع نہ کرسکے تو خدا تعالیٰ نے ایک اور امر ہم میں اتفاق کی صورت پیدا کرنے کا پیدا کر دیا۔ وہ کیا ہے؟ وہی مسلم یونیورسٹی ہے"

آہ! جس قوم کو کلمہ ایک نہ کر سکا تو یونیورسٹی اس سے بڑھکر قوت کہاں سے لے آئیگی؟ بہرحال قطع نظر اس کے کہ ہم یونیورسٹی کو اسی عزت دینے کو تیار ہیں یا نہیں کہ اس کے ذریعہ وہ کام ہو سکے۔ جو مندرجہ بالا امور (جن کی عزت اور تکریم ایک مسلمان کا ایمان ہے) نہ کر سکے۔

اس قدر ماننے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ احمدی جماعت کی طرف سے یونیورسٹی کی تحریک کی تائید کس جوش اور مستعدی کے ساتھ

کی گئی ہے۔ مگر مجھے شبہ ہوتا ہے کہ ہمارے دوست کی امید پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ علی گڈھ انسٹیٹیوٹ کا یہ آرٹیکل مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنے کی بجائے اشتعال اور باہمی بغض پیدا کر دیگا۔ اور یونیورسٹی کے ساتھ ہمدردی کم ہو جائیگی۔ شروع ہی میں جب اختلاف کی بنیاد رکھی گئی تو آئندہ چل کر کیا ہوگا۔

اس کے بالمقابل ہندو یونیورسٹی کی سکیم شائع ہوئی ہے اس میں اخلاقی اور مذہبی تعلیم کے متعلق یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ

"یہ مذہبی تعلیم تمام فرقوں کے جذبات کا لحاظ رکھکر عام مسلمہ اصولوں پر ہوگی ساتھ ہی اس یونیورسٹی میں سداچار (عملی حالت) پر خاص دھیان دیا جائیگا"

ہندوؤں کے لاانتہا فرقوں کی مذہبی تعلیم کے لئے ان کی یونیورسٹی ایسی تجویز کر سکتی ہے جس میں تمام کے مذہبی جذبات کا لحاظ رکھا جا سکے۔ مگر مسلم یونیورسٹی اس سے گھبراتی ہے۔

ہم اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ جزئیات مذہب کی تعلیم دینا یونیورسٹی کی قدرت سے باہر ہو۔ مگر وہ مذہبی تعلیم کا ایسا انتظام کر سکتی ہے اور اسے کرنا چاہیئے جس سے کسی کو یہ کہنا نہ پڑے۔ کہ ہمارے مذہبی جذبات کا خیال نہیں رکھا گیا۔

یونیورسٹی کو اگر مسلمانوں کے باہمی تفرقہ کے دور کرنے کا ایک آلہ قرار دیا جاتا ہے تو پہلے ہی قدم پر اس سے تفرقہ پیدا کرنے کی کیوں کوشش کی جاتی ہے۔ جب یونیورسٹی شیعہ اور سنی کی جداگانہ تعلیم کا انتظام کرتی ہے۔ تو اس کے معنے دوسرے الفاظ میں یہ ہیں کہ

وہ خود تفرقہ قائم رکھنا چاہتی ہے

اس لئے یونیورسٹی کی سکیم بنانے والی کمیٹی کا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ اس قسم کے خیالات سے گھبرائے نہیں اور اسے ایسی مذہبی تعلیم کا انتظام کرنا چاہیئے۔ جس سے تمام مختلف فرقے اپنے جذبات مذہبی کو اس اصل پر لے آئیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لیکر آئے تھے۔

اسلام جس وحدت کو پھیلانا چاہتا ہے اور جس کے فیوض ابتدائے اسلام میں مشاہدہ کر چکے ہیں سو رنہ یہ امید غلط ہوگی کہ

یونیورسٹی ہم کو متحد کرے گی

بلکہ اندیشہ ہے کہ یونیورسٹی موجبات تفرقہ میں اضافہ کرنے والی نہ ہو (خدا نکرے کہ ایسا ہو) اس لئے میں علی گڈھ کی اس معزز پارٹی کو جو یونیورسٹی کے اصحاب حل وعقد کی جماعت ہے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس قسم کی دل شکن تحریروں کی اشاعت سے یونیورسٹی کے متعلق عام ہمدردی کو کم نہ کرائے اور مسلمانوں میں تفرقہ کے مزید اسباب پیدا کرنے سے پرہیز کرے۔ مسلمانوں کو اس قسم کی تحریکیں کبھی ایک نہیں کر سکیں اور اگر وہ مذہب کے ذریعہ ایک نہیں ہو سکتے تو یہ یقینی امر ہے کہ وہ دنیا کی کسی تحریک سے کبھی ایک نہیں ہوں گے۔ اکٹھا کرنے کی تاثیر صرف مذہب میں ہوتی ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نظیر موجود ہیں کہ آپ نے عرب جیسی اکھڑ قوم کو جس میں سوائے تفرقہ کے اور کچھ تھا ہی نہیں ایک کر دیا۔

پھر جب دنیا کا رنگ اس قوم میں آیا۔ وہ اجزائے متحدہ منتشر ہو گئے آج بھی مذہب ہی انہیں اکٹھا کر سکتا ہے کیا احمدی قوم اس کی نظیر نہیں کاش ہمارا قابل لیکچرار محض آمد تقریر میں ایسا محو نہ ہو جاتا اور وہ اس موقعہ پر اپنے اثر سے کام لیکر کہدیتا کہ مسلمانوں کے پراگندہ اجزا کو ایک امام کی ماتحتی ایک کر سکتی اور یونیورسٹی بھی تب ہی بابرکت ہوگی۔ کہ وہ ایک امام کے ماتحت ہو۔ والا فلا۔

میں دل سے یونیورسٹی

میرا سفر مصر

گذشتہ سے پیوستہ اشاعت الحکم میں میں نے اپنے سفر سوئے مصر و بلاد اسلامیہ کا اعلان کیا تھا اور اسی اعلان میں مختصراً اس سفر کی غرض اور مقصود کو بھی ظاہر کر دیا ہے۔

اس اعلان کے ہوتے ہی خریداران و سرپرستان الحکم میں یہ سوال دلچسپی کے ساتھ چھڑ گیا ہے۔ بعض ایڈیٹر الحکم کے اس سفر کو الحکم کی خوش آئند اور شاندار مستقبل کا پیش خیمہ بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سفر نامہ کے دلچسپ حالات اور مفید واقعات الحکم میں ایک نئی روح پیدا کر دیں گے۔ بعض کا خیال ہے کہ ایڈیٹر الحکم کی شخصیت الحکم کی قدر و قیمت کا موجب ہے۔ جب اخبار اس کے انتظام سے نکل جائیگا اور کوئی شخص اسے ایڈٹ کریگا تو اخبار کے موجودہ حالت سے گر جانے کا اندیشہ ہے۔ میں ان ہر دو قسم کی تجاویز کو قبل از وقت سمجھتا ہوں۔ مجھے کیا معلوم ہے کہ کیا ہوگا اور کیا یہ ایسا خیال کرنا کہ الحکم کے ایڈیٹر کی شخصیت کو الحکم کی قدر و قیمت سے تعلق ہے۔ ہر چند میری قدر افزائی اور میری نسبت حسن ظنی ہے مگر میں اس کو شرک سمجھتا ہوں میں کیا اور میری قابلیت کیا۔

میں پہلے ظاہر کر چکا ہوں کہ سفر کے متعلق جو میری سکیم ہے میں اسے رسالہ **وداع وطن** میں انشاء اللہ تفصیل سے بیان کروں گا۔ اس لئے ان احباب کی خدمت میں جو اس کے متعلق استفسار کرتے ہیں عرض کرتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کا انتظار کریں

بعض احباب پوچھتے ہیں۔ کہ یہ سفر کسقدر عرصہ کے لئے ہوگا اس کے متعلق بھی میں کیا کہ سکتا ہوں۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ ہاں دنیا کے کام میں جہاں تک ارادوں اور تجاویز کا دخل ہے میں اتنا کہ سکتا ہوں کہ میں نے جب اس سفر کا ارادہ کیا ہوا ہے (اور یہ وہ قریباً دس سال سے ہے) اس ارادہ میں یہ داخل ہے کہ میں پانچ سال کے لئے انشاء اللہ نکلوں گا۔ اور میری تجویز یہ تھی کہ ہر دو سال کے بعد دو یا تین مہینوں کے لئے یہاں آیا کروں۔ جب تک کہ میں اپنی تجویز کے موافق خدا کے فضل سے اس سفر کو پورا نہ کر لوں۔ مگر بعض مخلص احباب نے اس تجویز میں اس قدر ترمیم کرائی ہے اور میں نے بھی اسے الحکم کی ضروریات کے لحاظ سے اور اپنی ذاتی بھلائی اور روحانی فائدہ کی وجہ سے ضروری سمجھا ہے کہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر میں دارالامان میں خدا کے فضل سے پہنچنے کی کوشش کیا کروں۔ اس لئے میں اس سفر میں یہ التزام بفضلہ تعالیٰ رکھنا چاہتا ہوں کہ جلسہ کے ایام میں یہاں آجایا کروں۔ اگرچہ اس آمد و رفت میں اخراجات بڑھینگے۔ مگر میں اس کے مفاد کو چند پیسوں کے مقابلہ میں نہایت قیمتی اور بیش بہا سمجھتا ہوں۔ اس لئے یہ سن کر ان دوستوں کو بہت خوشی ہوگی۔ جو الحکم سے میری وابستگی ایک حد تک ضروری سمجھتے ہیں۔

کیونکہ اس طرح پر اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو سال میں کم از کم ایک مہینہ تو مجھے اپنی نگرانی میں کام کرنے کا موقعہ مل جایا کریگا۔

بعض احباب نے میری کسی تحریک کے بدوں اس سفر کے لئے اعانت فرمانے کا وعدہ کیا ہے اور بعض نے اپنے جوش سے کچھ بھیجا ہے۔ میں ایسے احباب کے لئے جزاک اللہ کہتا ہوں۔ اور میں ایسے دوستوں کے ملنے پر خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجا لاتا ہوں۔ فی الحال میں کوئی چندہ کی تحریک نہیں کرتا۔ اور ایسے تمام دوستوں کو جو اس غرض کے لئے میرا ساتھ دینا چاہتے ہیں۔ آگاہ کرتا ہوں۔ کہ وہ سردست دعاؤں سے میری مدد کریں۔ میں اس سے زیادہ اس وقت ان سے کچھ نہیں چاہتا کیونکہ میرے اس سفر میں جو میں تبلیغ دین اور تحصیل و تکمیل عربی زبان کے لئے کرنا چاہتا ہوں۔ مختلف قسم کی سدّ راہ دقتوں اور ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے۔

مگر میں اپنے رحیم و کریم مولیٰ پر ایمان رکھتا ہوں کہ وہ ان ابتلاؤں کے بادلوں کو دور کر دیگا اور مجھے توفیق دیگا کہ میں باہر نکل کر تبلیغ دین کرنے والوں کے لئے راستہ صاف کر دوں۔ اس طریق پر جیسے خدا تعالیٰ نے مجھے قوم میں اخباری مذاق پیدا کرنے میں سابق ہونے کا فخر بخشا میں قلیل سے قلیل خرچ پر بلاد اسلامیہ اور یورپ و امریکہ میں تبلیغ کا راستہ صاف کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بہت بڑا کام ہے اور خدا کے فضل سے کوئی چیز انہونی نہیں۔

جن کی نظریں خدا تعالیٰ کے وراء الوریٰ کاموں پر نہیں پڑتی ہیں اور جو یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ اس قسم کے کام ان لوگوں سے ہی ہو سکتے ہیں جو دنیا میں بڑا رتبہ اور بڑی دولت رکھتے ہوں وہ غلطی کرتے ہیں۔ دین کی اشاعت میں غریبوں اور ضعیفوں کا بڑا حصہ ہوتا ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ جس سے چاہے اس کام کو لے میں دیکھتا ہوں

نتھی سی آنکھ دیکھتی ہے آسمان کو
چھوٹوں کو بھی بڑائی یہ کتنی بڑائی ہے

پھر اگر وہ اپنے فضل سے مجھے یہ موقعہ دے تو کیا بعید ہے۔ دیکھئے حضرت اقدس علیہ السلام نے جن لوگوں کو منتخب کیا وہ بڑے دولتمند اور مستانہ اہل علم نہ تھے بلکہ غریبوں کی ایک جماعت جو اس ملک کی زبان اور رسم و رواج سے ناواقف۔ اور بات بھی یہی ہے ایک غریب آدمی جہاں دس کوس پیدل چلنے کی جرأت کریگا۔ ایک امیر آدمی وہاں ٹٹو اور ٹمٹم کی تلاش میں رہیگا۔ غرض بہت سی باتیں ہوتی ہیں۔

میں نے عرض کر دیا ہے کہ یہ پانچ سالہ سفر ہوگا۔ جس کے ابتدائی دو سال مصر میں عربی زبان کی تکمیل اور تحصیل کے لئے ہیں اور اس کے ساتھ ہی فرنچ زبان کی تحصیل زیر نظر ہے اور باقی کے تین سال میں سے ڈیڑھ سال انگلستان کا قیام اور باقی ڈیڑھ سال تبلیغ اسلام کے لئے عام چکر ہے یہ میری نیت ہے اور میں نے محض خدا کے فضل پر بھروسہ کر کے اس دور دراز سفر کا ارادہ کیا ہے اس وقت یہ شیخ چلی کے خیالی پلاؤ اور ہوائی قلعے ہیں۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ نے مجھے اگلی سہ ماہی تک زندہ رکھا۔ تو وہ وقت انشاء اللہ العزیز قریب ہے کہ میں

اس سفر پر روانہ ہو جاؤں

ساری توفیقیں اسی کے ہاتھ میں ہیں وباللہ التوفیق۔ احباب دیکھیں گے کہ اس سفر کے ارادہ کے ساتھ ہی یہ تحریک بہت سے دلوں میں پیدا ہوگی کہ وہ باہر نکلیں اور میں اسے بھی اپنی **کامیابی** کا پیش خیمہ سمجھونگا۔ کیونکہ میں یہی عملی مذاق پیدا کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے دوست بہت ہی سادے طریق اور کم خرچ پر مختلف ملکوں میں جاویں اور اس پیغام حق کو پہنچا دیں جس کا پہنچانا ان کا فرض ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ تیری تبلیغ کو زمین کے سارے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ پس آؤ۔ کہ ہم ان مبلغین میں شامل ہوں۔ جو اس کو زمین کے کناروں تک پہنچانے والے ہوں۔ خدا کرے کہ وہ ہم ہی ہوں آمین۔ ناظرین دیکھینگے کہ میرے سفر مصر عنقریب انجمن کو بھی اس ضرورت

۱۰۰ روپیہ انعام

دُنیا بھر میں پہلا پہلا ایک سو روپیہ کا انعامی اشتہار

۱۰۰ روپیہ انعام

اس قسم کا صداقت بھرا اشتہار اشتہاری دنیا میں اب تک کوئی شایع نہیں ہوا جو اپنی صداقت کے سبب سے بیخوف خطر ہو کر خریداروں کے سامنے سو روپیہ انعام دینے کا وعدہ کر کے اپنی صداقت کا دم بھرتا ہو۔

رفیق حیات

سو روپیہ انعام اس کو دیا جائیگا جو رفیق حیات کو ۱۱۴ بیماریوں پر غیر مفید ثابت کر دے

سو روپیہ انعام اس کو جائیگا جو رفیق کو ایکسو چودہ بیماریوں پر غیر مفید ثابت کر دے۔

عجیب نادر اور شرطیہ دوا ہے جسکے استعمال سے ایکسو چودہ بیماریاں دفع ہوتی ہیں

تمام دواؤں کی بہ نسبت زیادہ مفید اور زود اثر بے نظیر رفیق حیات ہونے کے سبب سے دنیا بھر میں اپنے اعجاز نما فوائد سے وہ ناموری حاصل کر چکی ہے جو آج تک کسی دوا کو نصیب نہیں ہوئی۔ رفیق حیات ڈاکٹری اور یونانی و ویدک تینوں کا نچوڑ ہے۔ اس میں ایسی برقی طاقت بھری ہوئی ہے کہ برسوں کی لا علاج اور پرانی بیماریوں کو منٹوں اور گھنٹوں میں شرطیہ دور کر دیتی ہے۔ رفیق حیات میں جسقدر اعجاز فوائد بھرے ہیں کسی اور دوا میں ہرگز نہیں۔ آن کی آن میں نئی اور پرانی بیماری کو جڑھ سے کاٹنا اور مرض کی بجائے طاقت بخشنا اسی دوا کا کام ہے۔ جو سالہا سال سے کھاٹ گھیرے پڑی ہوں۔ ان کو چند ہی گھنٹوں میں مثل نوجوانوں کے بے روگ کر دیتی ہے اور متضاد مرضوں کو نہایت عمدگی سے دور کر دیتی ہے۔ غرض یہ دوا عرصہ چودہ برس کامل سے بے نظیر اور زود اثر ہونے میں لاثانی مانی جا چکی ہے جن مرضوں کی علاج سے عموماً طبیب لوگ قاصر رہتے ہیں ان کے واسطے یہ دوا مثل اکسیر یا تیر بہدف علاج ہے۔ شیر خوار بچہ ہو۔ جوان ہو۔ بوڑھا ہو۔ عورت ہو (خواہ حاملہ ہو) کمزور ہو۔ طاقتور ہو۔ گرم مزاج ہو۔ سرد مزاج ہو۔ لڑکا ہو۔ لڑکی ہو۔ الغرض رفیق حیات کو کسی مزاج سے مخالفت اور عداوت نہیں ہے بلکہ رفیق حیات ہر ایک مزاج کا حاجتی محموت ہے۔ شیر خوار بچے سے لیکر ایک عمر رسیدہ بوڑھے تک کو یکساں مفید ہے جو بباعث ضعف اور کمزوری کے ایک تولہ بھر بھی کوئی مرغن اشیاء نہیں کھا سکتے۔ رفیق حیات کی بدولت سیروں تک ہضم کر سکتے ہیں جو ہضم ہونے کے بعد جزو عضو بنکر ان کو قوی اور طاقتور بنا دیتا ہے۔ سالہا سال کی زایل شدہ طاقت کو فوراً واپس لا دیتا ہے۔ اعصاب کی طاقت بڑھانیوالا نہایت مقوی ضعیفوں اور کمزوروں کا عصا ہے۔ جو صاحب اس کے نام سے واقف تک ہی ہیں جبتک اس عالیشان دوا کے اعجاز نما فوائد کو انہوں نے مشاہدہ نہیں فرمایا۔ جسدن آپ اسکی چند خوراکیں استعمال کریں تو پھر اس کے عدم تجربہ کرکے آپ دیکھیں یہ ایسی عجیب و غریب دوا ہے جو کہ ایک شدید مرض کو صرف ایک منٹ ہی نصف سے زیادہ دور کر دیتی ہے اور پھر صرف دو یا تین ہفتے کے کھانے سے برسوں کی پرانی بیماریوں کو دور کر دینا اسی کا کام ہے۔ جسکا بدن اور چہرہ ایک عمر رسیدہ بوڑھے کیطرح دکھائی دیتا ہے چند ہی ہفتہ میں وہی شخص ایک قوی طاقتور خوبصورت اور خندہ پیشانی دکھائی دینے لگتا ہے بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو جوانمرد بنا دیتی ہے الغرض یہ وہ مقوی دوا ہے جو اپنی زبردست طاقت کے سبب ہر ایک مرض پر غالب آکر اس کو آن کی آن میں ہی زیر و زبر کرکے دور کر دیتی ہے اور اس سرعت اور تیزی سے فایدہ پہونچتی ہے کہ مریض و مبدم متعجب ہو جاتا ہے۔ اگر مقدار سے زیادہ بھی کھا لیجائے تو بھی کچھ مضایقہ نہیں۔ اسی قدر زیادہ فائدہ پہونچاتی ہے کسی حالت میں کسی مرض کو سوائے فائدہ نقصان نہیں پہونچاتی۔ نہایت بیضرر ہے اس لئے رفیق حیات کو ہر ایک دوا کے مقابلہ میں زود اثر اور نہایت مقوی ہونیکا فخر حاصل ہے۔

رفیق حیات اور مرض

جبکہ آپ کے جسم میں کوئی تکلیف ہو۔ اس سے بحث نہیں کہ کس سبب سے وہ تکلیف ہے۔ آپ فوراً بقدر ۶ ماشہ کے رفیق حیات فوراً کھا لیں۔ اگر ایکدفعہ کے کھانیسے وہ مرض یا تکلیف رفع نہ ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ مرض کا مادہ قوی ہے اسلئے متواتر استعمال کرتے رہیں تاکہ فاسد مادہ بدن سے خارج ہو جاوے تب طبیعت بالکل درست ہو جاویگی۔ اسی طرح ہیضہ و طاعون کے موسم میں احتیاطاً ہفتہ میں ایک بار کھا لیا کریں تاکہ زہریلی ہوا بدن سے خارج ہوتی رہے اور کوئی فاسد مادہ بدن میں پیدا نہ ہونے پاوے۔

رفیق حیات اور زایل شدہ طاقت

آپ جانتے ہونگے کہ آپکا دُبلا پتلا کمزور اور نازک سا بدن جو ایک چھٹانک کسی مرغن غذا کو بھی سخت مشکل سے بھی ہضم نہیں کر سکتا اور بالآخر وہ تکلیف دیکر نیچے یا اوپر کو غیر منہضم ہی خارج ہو جاتا ہے اور بجائے فائدہ کے نقصان پہونچاتا ہے۔ آپ جانتے ہیں ایسا کیوں ہوتا ہے۔ سو اصل بات یہ ہے کہ معدہ اور جگر (کبد) طحال وغیرہ اعضائے رئیسہ اعصاب اسقدر کمزور ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنا اپنا کام جو کہ انکے متعلق ہے بسبب زایل ہو جانے طاقت کے نہیں کر سکتے اور جو جز ان کو غذا سے حاصل کرنی چاہیئے وہ نہیں کر سکتے۔ یہی سبب ہے جس سے آپکی طبیعت ہمیشہ ناساز اور بیمار سی رہتی ہے

کیا آپ

ایسے مبارک نازک مزاج جسم کو خوب قوی و طاقتور بنانا چاہتے ہیں؟ تو یوں کیجئے کہ ایک ہفتہ متواتر صبح کے وقت بقدر ۶ ماشہ رفیق حیات کھا لیا کریں۔ غذا کھچڑی جو کہ روغن بادام سے مرغن ہو کھایا کریں۔ ایک ہفتہ گذر لینے کے بعد نصف چھٹانک عمدہ گھی کھچڑی کے ساتھ کھانا شروع کر دیں اور دوسرے دن کے دفعہ سے بتدریج گھی بڑھاتے جاویں اور غذا کھانیکے بعد بقدر ۶ ماشہ رفیق حیات کھا لیا کریں جتنے کہ سیروں تک ہضم ہو کر وہی کمزور جسم ایک مضبوط اور طاقتور خوبصورت نوجوان ہو جاویگا اور زایل شدہ طاقت واپس آکر دوبارہ اپنا رنگ جماویگی نوجوانوں کمزوروں پر ہی رفیق حیات اپنا یہ اثر نہیں دکھاتا بلکہ اگر ایک عمر رسیدہ بھی کیوں نہ ہو اس کو بھی عالم شباب دوبارہ دکھا دیتا ہے

ناظرین

دلائل کے فایدہ کیواسطے یہ بھی بتا دینا ضروری ہے کہ اگر کوئی مقوی یا ثقیل غذا مثل گوشت وغیرہ اسقدر کھا لیا ہے کہ جسکا ہضم ہونا دشوار معلوم ہوتا ہو اور اسکے سبب سے بیمار ہو جانیکا اندیشہ ہو تو فوراً بقدر پانچ یا چھ ماشہ رفیق حیات کھا لو

رفیق حیات اور غذا

وہ اشتہاری حکیم صاحب جو للھدیتے ہیں کہ ہمارا سرمہ یا انجن فلاں فلاں ...
طب سے بیخبر ہیں۔ وہ اتنا ہی نہیں جانتے کہ بعض دفعہ آنکھوں کے خراب ہو جانیکا سبب (بخارات معدہ و علت دماغی اور کئی قسم کے جسمی موذی مادے جو آنکھوں کے علاوہ سارے جسم کو ہی بیمار بنا دیتے ہیں)
اس لئے۔ حکیم صاحب فرمائیے کیا ایسے آنکھوں کے بیمار کو آپکا سرمہ فایدہ پہونچا سکتا ہے؟ حاشا و کلا ہرگز ہرگز کچھ بھی نہیں کر سکیگا۔
اگر نہیں تو پھر وہ امراض جو دماغ یا معدہ سے تعلق رکھتے ہیں وہ خواہ مخواہ آپنے اپنے اشتہار میں کیوں درج فرما دیئے؟ اب اسکو دھوکہ بازی کہا جاوے یا چوری حرام خوری کہا جاوے۔ کہا جاوے تو
کیا کہا جاوے۔ خدا سے ڈرنا چاہیئے۔ خیر!!! بہر حال ایسے بیمار کو رفیق حیات جو آنکھوں اور دماغی بیماریوں کو دور کرنے میں تریاق ہے ضرور کہانا چاہیئے اور آنکھوں میں نایاب انجن لگانا چاہیئے ایک ہفتہ میں ہی
وہ عظیم فایدہ ہو جائیگا جو اب تک کسی دوا میں نہیں پایا جاتا۔ آنکھ کا دکھنا صرف دو یوم میں۔ (1) آنکھ کا درد ٹیس دو یوم۔ (2) سرخی (3) پانی بہنا ۷ یوم میں۔ (4) (5) پلکوں کے بالوں کو ۲۱ یوم میں جما دیتا ہے۔ (6) پر بال ۲۱ یوم (7) (8)
ضعف نگاہ ایک ہفتہ۔ (9) اندھراتا ۷ یوم۔ جسکی آنکھ کی پتلی کھلکر نگاہ جاتی رہے (10) (جسکو بعض طبیبوں نے لاعلاج فرمایا ہے) بشرطیکہ ۲۱ یوم میں نگاہ کافی طرح آجاتی ہے یعنی پڑھنے لکھنے کے قابل ہو جاتی ہے
بچوں کی آنکھ کا دکھنا یا بوڑھوں کی آنکھ کا دکھنا۔ (11) روشنی آنکھوں کا کھلنا ۷ یوم میں۔ (12) دھند غبار۔ (13) جالا جو آنکھ دکھنے کے بعد سفید نیلا سا آنکھ پر ہو جاتا ہے (14) (اگر سیل سے جو پتلی پر گرکر جالا پڑ جاتا ہو وہ ۲۱ یوم
دو یوم ۷ یوم
لاعلاج ہوتا ہے) ۲۱ یوم میں۔ خارش چشم ۷ یوم۔ (15) پلکوں کی سرخی ۷ یوم۔ (16) پلکوں کا گل جانا دو ہفتہ۔ (17) پلکوں کا زخمی ہو جانا ۲۱ یوم میں۔ (18) آنکھوں سے غلیظ مادہ مثل پیپ کے نکلتے رہنا ۲۱ یوم میں دور ہو جاتا ہے (19)
پلکوں کا کسی غلیظ مادہ کے سبب صبح کیوقت چمٹا ہوا ہونا۔ (20) آنکھوں سے سفید سا رقیق پانی بہتے رہنا ۲۱ یوم۔ (21) آنکھوں میں جلن معلوم ہونا ۷ یوم۔ (22) پلکوں کا موٹا ہو جانا ۲۱ یوم۔ (23) آنکھوں میں ریت اور کنکر معلوم ہونا۔ (14)
دو ہفتہ
مذکورہ بالا ۲۴ بیماریوں کو یہ انجن دور کرنے میں تریاق کا کام دیتا ہے نہایت زود اثر اور مفید ہے ملنے کا پتہ:- حکیم بصری فضل احمد خوشنویس موجد رفیق حیات و انجن نایاب بنگلہ امین کارخانہ رچپارہ ضلع سیالکوٹ (پنجاب)

کشتہ سونا اور چاندی

کشتہ سونا اور چاندی۔ ان دونوں کشتوں کو بازاری یا اشتہاری حکیموں نے شایع کرکے ایمانداری سے کام نہیں لیا۔ اور دھوکہ دیکر بجائے کشتہ سونا کے کشتہ سنگرف کو بیچ لیا۔ اور بجائے کشتہ چاندی کے کشتہ گودنتی ہرتال سے کام چلا لیا۔ انکا اصل مطلب تو خلق خدا کو دھوکہ دیکر لوٹنے کا ہی ہوتا ہے۔ کسی کے فایدہ یا نقصان سے ان کو کیا مطلب۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سونا کا کشتہ کرنا ہر ایک کا کام نہیں اور جو اس کشتہ کو بنانا جانتا ہے وہ ایمانداری سے کام نہیں لیتا۔ اور عموماً لوگوں کو چاندی اور سونا کے کشتہ کی شناخت بھی نہیں ہے۔ ایک سفید یا ذرا سرخی مائل کیمیا کہہ کر کوئی کسکا قرار دیسکتا ہے جبکہ وہ چیز جسکا وہ کشتہ ہے اپنی آنکھ سے نہ دیکھے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم چاندی اور سونا کے کشتہ کی شناخت کو مشتہر کردیں تاکہ چاندی اور سونا کے کشتہ کے خریدار دھوکہ سے بچیں۔

اس اشتہار کی پشت کو ضرور ملاحظہ فرماویں۔ (نوٹ جناب عالی اس اشتہار کو ضایع کریں محفوظ رکھیں شاید ...)

اصلی کشتہ سونا کے فواید:- کشتہ سونا کی شناخت تو اب آپ کر سکتے ہیں۔ اب اسکے فواید سنیئے:- اس کشتہ کے سامنے سب یاقوتیاں ہیچ ہیں یہاں بے نظیر اور لاثانی کشتہ ہے کہ
اعصاب کو فایدہ بخش۔ باہ کو نہایت طاقت دینے والا۔ جسقدر دودھ اور گھی کھایا جاوے اس کو ہضم کرنے والا۔ بدن کے رنگ کو بدل اپنے رنگ کے کرنے والا۔

کشتہ سونا یا چاندی ایک ماشہ۔ سہاگہ ایک ماشہ۔ شہد ایک ماشہ ... کشتہ سونا یا چاندی کے استعمال فایدہ ابتداءمیں ...

نایاب آنکھوں کا انجن

پچاس روپیہ انعام

قیمت شیشی کلاں ۲ (روپیہ) — قیمت شیشی خورد ایک روپیہ
دو شیشی کلاں کے خریدار سے [illegible] — دو شیشی خورد کے خریدار سے [illegible] — محصول ڈاک علاوہ

پچاس روپیہ اُس کو انعام دیا جائیگا جو نایاب انجن کو ۲۴ بیماریوں پر غیر مُفید ثابت کردے :-

یہ آنکھوں کا انجن ۲۴ بیماریوں کو دور کرنے میں بے نظیر اور لاثانی تریاق ہے۔ یہ مفید انجن (سرمہ) آنکھوں میں لگتا نہیں چبھتا نہیں۔ ہو بہو سرمہ سا معلوم ہوتا ہے آنکھوں کو بند کرنے یا پابندی یا کام وغیرہ چھوڑنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ سلائی سے سرمہ کی طرح لگایا جاتا ہے۔ یہ عجیب غریب انجن آنکھوں کی ہر ایک مرض کو منٹوں اور گھنٹوں میں دور کر دیتا ہے اور پھر صرف ایک دو ہفتہ کے استعمال سے برسوں کی پُرانی بیماریوں کو بالکل جڑھ سے دور کر دیتا ہے۔ خواہ وہ کیسی ہی شدید اور پرانی مرض کیوں نہ ہو۔ یہ انجن آنکھ کی بیماریوں کو دور کرنے میں تریاق کا کام دیتا ہے اور اعلیٰ ترین آنکھ کی دوا ہے۔ زود اثر ایسا کہ صبح سے شام تک آنکھ کو درست کر دیتا ہے۔ اور پھر سالہا سال کی بگڑی ہوئی اور گلی سڑی آنکھوں کو صرف چار یا پانچ یوم میں موتی کی طرح خوبصورت بنا دیتا ہے۔ جو کہ نہایت خوبصورت چہرہ آنکھوں کی مرض کے سبب سے بہت ہی منحوس سا معلوم دیتا ہو جس کے پاس بیٹھنے یا بٹھانے سے عموماً ہر ایک متنفر ہوتا ہے چند یوم میں وہی بُری شکل اور منحوس سا چہرہ چاند کا سا ٹکڑا نکل آتا ہے۔ **اس میں شک نہیں کہ خوبصورت چہرہ کو آنکھوں کا مرض مثل گرہن کے ہوتا ہے جو اس دوا سے فوراً کافور ہو جاتا ہے** اس انجن کے استعمال کرنیوالے کی آنکھوں میں کوئی مرض پیدا نہیں ہو سکتا۔ **شیرخوار بچہ سے لیکر بوڑھے تک یکساں مفید ہے۔** ہاں وہ آنکھ کا مرض جس کا سبب کوئی دماغی یا بدنی علت ہو تو ایسے بیمار کو رفیق حیات کا ایک ہفتہ تک کھانا ضروری ہے تاکہ بدنی اور دماغی فاسد مادہ خارج ہو جاوے جو کہ آنکھوں کو خراب کر رہا ہے۔ ایسا بیمار جب تک رفیق حیات کا استعمال نہ کریگا۔ خالی انجن سے اسکو پورا فائدہ نہیں ہو سکیگا

[illegible] **مالکا** [illegible] اور کسی سنی سنائی دوا کے تجربہ میں جو علم [illegible]

بچے سے لیکر بوڑھے تک کو ہر حالت میں (برخلاف اور کشتوں کے) اسکے کھانے کی اجازت ہے۔ یہ ایسا سریع الاثر کشتہ ہے کہ سالہا سال کی زائل شدہ قوت معدہ کو فوراً واپس لانیوالا۔ [illegible] دل۔ دماغ۔ جگر۔ گردہ کو قوت دینے والا۔ مثانہ کے ضعف کو دور کرنیوالا۔ اعلیٰ درجہ کا ممسک۔ ضعیفوں کا عصا ہے۔ حرارت غریزی کو بڑھانیوالا

دنیا بھر میں اگر کوئی کشتہ ہے تو یہی ہے بہتر طریقہ احسن طریق کا اصلی کشتہ ہو [illegible] دوسرا کسی کام کا نہیں۔ جو زندہ ہو سکو اور بھی جاوے تو ٹوٹ کر لگائیے جاوے۔ ایسے کشتوں سے پرہیز کریں۔

کشتہ قسم اعلیٰ فی تولہ [illegible]

کشتہ چاندی

اس کشتہ کو بھی ہر ایک حالت میں استعمال کیا جاسکتا ہے بدن کو موٹا تازہ اور طاقتور بناتا ہے۔ قوت باہ کو حالت طبعی پر لاتا ہے جریان احتلام۔ ضعف دماغ۔ ودل و جگر کو دور کرتا ہے۔

قیمت فی تولہ کشتہ قسم اعلیٰ [illegible] روپیہ

(ملنے کا پتہ:- حکیم بصری فضل احمد خوشنویس [illegible] ضلع سیالکوٹ) (پنجاب)

[illegible] ایک ماشہ سب کو باہم ملا کر کٹھالی میں رکھکر سونار چرخ دلا دیں۔ اگر وہ کشتہ چاندی کا ہوگا تو چاندی۔ اور اگر سونا کا ہوگا تو سونا ضرور ہی برآمد ہوگا۔ اگر کچھ بھی برآمد نہ ہو تو [illegible]

[illegible] کرتا۔ بہت ہی برا مرض ہے اسکا علاج سو بہت سے معالج مجبور ہیں۔ اسکی دوائی ہماری آزمائی مجرب ہے جسکے صرف ۲ دفعہ کے لگانے سے مرض دور ہوکر بال جم آتے ہیں (اسکے غیر مفید ثابت کردینے والے کو [illegible] انعام دیا جائیگا) قیمت [illegible]

وہ غذا ثقیل بھی آسانی سے ہضم ہو جائے گی اور بیماری کا خوف جاتا رہیگا اور وہی غذا بدن کو طاقت دیکر سبب خوشی کا ہو جاویگی +

رفیق حیات اور ایکسو چودہ بیماریاں

مفصلہ ذیل امراض کے دور کرنے میں نظیر نہیں رکھتا

کمزوری دماغ کو ۲ یوم ۔ نسیان و مرگی ۲۱ یوم میں ۔ درد سر ایک ہفتہ ۔ زکام ۔ و نزلہ ۳ یوم ۔ کہانسی خشک و تر ایک ہفتہ ۔ ضیق النفس ۲۱ یوم ۔ سرخی چشم ۔ درد چشم ایک ہفتہ سبل چشم (جو درد پیشانی سے اٹھکر آنکھ میں جا تی ہے) آشوب چشم ایک ہفتہ میں اور ہر امراض چشم و دماغ کیلئے ایک ہفتہ ۔ گردن کا درد ۔ پسلی کا درد ۔ شانہ کا درد ایک ہفتہ میں ۔ جوڑوں کا درد ۔ کہنی کا درد ۔ دوالی (یا ٹانگ کا بوجہل ہونا) وجع المفاصل یا گنٹھیہ ۲۱ دن ۔ سینہ کا درد ۔ ذات الجنب یا نمونیا تین یوم میں دور کرتا ہے ذات الریہ ۳ یوم ۔ درد پیٹ ۔ درد معدہ ۔ درد قولنج تین یا چار گھنٹہ میں دور کرتا ہے **فایدہ**

قولنج کے بیمار کو اکثر قے بہی ہوا کرتی ہے اور بعض موقعہ درد معدہ میں بہی قے ہو جایا کرتی ہے اسلئے جب تک بیمار کو قے آتی رہے تب تک تہوڑی تہوڑی دوائی کہلائیں جب قے بند ہو جاوے ۔ پہر دوائی نہ کہلاویں قے رہنے کے ایک گہنٹہ بعد تک انشاءاللہ درد کا فور اور قولنج ٹوٹ جاتا ہے ۔ احتیاط کیواسطے ایکدو دفعہ پہر بہی دوا کا استعمال کریں تاکہ موذی مادہ خارج ہو جاوے ۔ سارے بدن کا درد ۔ درد گردہ ۔ منہ کے چہالے ۔ ناک کا پکنا ایک ہفتہ میں اچہا ہو جاتا ہے ۔ خنازیر ۔ منہ کا متورم ہو جانا ۔ ابتدا سل ۔ و تپ دق تین ہفتہ میں ۔ ورم پستان یا جو دودہ والے پستان میں رکھ کر کے لگنے سے ورم ہو جاتا ہے ۴ ماشہ رفیق حیات اور دو تولہ مغز بادام ۔ دو تولہ کشمش دو تولہ منقا سب کو گہوٹکر نیم گرم پستان پر لیپ کر دیں ایک دو گہنٹہ ورم جاتا رہیگا اور درد موقوف ہو جاویگا ۔ ضعف معدہ ۔ قراقر معدہ ۔ آنتوں کا بولنا ۔ ضعف قلب ضعف جگر ایک ہفتہ میں جاتا رہتا ہے ضعف گردہ و پیچش و دست ۔ خون کے دست صرف ایک ہفتہ ۔ سوزاک کافور ۔ سلسل بول ۔ ذیابیطس تین ہفتہ میں بالکل ہو جاتا ہے ۔ درد مثانہ ۔ درد مقعد ۳ یوم میں ریح معدہ ۔ سارے پیٹ کا اپہر جانا ۔ ہوا نہ آنا ۔ بندش پیشاب ایک ہی دن دور کر دیتا ہے پیشاب جلکر آنا ۔ دوران سر ۔ خروج مقعد ۔ خروج رحم ۔ ورم رحم ۔ کثرت طمث کو ہفتہ میں بالکل آرام دیتا ہے ۔ احتباس حیض ایک ہفتہ اور شیافہ رفیق حیات کا استعمال کیا کریں ۔ ریح رحم ۔ سیلان رحم ۔ درد پشت ایک ہی ہفتہ میں ۔ فساد خون اور جنبیا کی وغیرہ کو تین ہفتہ ۔ جریان منی ایک ہفتہ بچوں کی بیماریاں مثل دبہ ۔ دست ۔ ہرضہ ۔ بہت رونا دودہ نہ پینا ۔ سوتے سوتے اچانک چلانا ۔ منہ و سر و بدن کا لال و زخمی ہو جانا وغیرہ وغیرہ ۳ یوم میں ہی بالکل آرام گویا بچوں کی سب بیماریاں دور کرنے میں تریاق کا کام دیتا ہے ۔ سانپ اور سنکہیا کے بیمار کو ایک تولہ رفیق حیات روغن زرد یا بہر نیم گرم پانی کے ہمراہ کہلاویں اور جسنے بہت سا افیون کہا لیا ہو اسکو ایک چہٹانک مغز بنولہ کے شیرہ کیساتہ ایک تولہ پہر رفیق حیات کہلاویں انشاءاللہ زہر کی تاثیر زائل ہوکر خارج ہو جائیگی اور بیمار آنافانا تندرست ہو جاویگا ۔ کبہی ڈکاریں ۔ بہوک نہ لگنا ۔ جی متلانا ۔ قے کا بار بار آنا ۔ بد ہضمی ۔ ہر قسم صرف دو یا تین یوم میں دور ہو جاتی ہیں ۔ یرقان اصفر و اسود ۔ اور بدن کا متورم ہو جانا صرف ایک ہفتہ میں ۔ ہیضہ کو فوراً ہی دور کر دیتا ہے ۔ منہ سے پانی جانا ۔ ہمت ہارنا سست رہنا صرف ۳ یوم میں ۔ اشتہا کی خرابی یا آواز کا کسی سبب سے بیٹھ جانا ۲۱ یوم تک لقوہ ۔ رعشہ کو دو ہفتہ میں دور کر دیتا ہر قسم کا تپ ۳ یوم سے حد پانچ تک ۔ طاعون اور زہریلی ہوائیں ۲ یوم ۔ آتشک ایک ہفتہ ۔ خارش خشک و تر کو ایک ہفتہ ۔ پیٹ کے کیڑے مثل کدو دانہ وغیرہ دو ہفتہ ۔ بدن کے تمام زخم دو ہفتہ میں ۔ تاپ تلی تین ہفتہ ۔ پتھری گردہ و مثانہ کو ۱۲ یوم میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے نکالتا ہے ۔ تو باہ ۵ تولہ ۔ سستی ایک ہفتہ ۔ سرعت انزال ۔ بواسیر خونی و بادی دو ہفتہ میں ۔ بواسیر خونی کیواسطے مرہم کا استعمال کریں تاکہ مسے بہی دور ہو جاویں یہ مرہم صرف ایک روپیہ قیمت پر سے ملسکتا ہے ۔ نامردی اگر ہفتہ بہر میں دور نہ ہو تو پہر **طلائے نادر** جوکہ بغیر کسی زخم و چہالے کے اعضائے تناسل کی مردہ رگوں اور پٹہوں کو بالکل ایک ہفتہ میں درست کر دیتا ہے منگا کر استعمال کریں قیمت عما ۔ استسقا طبلی و زقی کو تین ہفتہ میں دور کرتا ہے ۔ زردی چہرہ دو ہفتہ میں ۔ حرارت غریزی کو بڑہاتا ہے ۔ اور ہر قسم جذام کو فائدہ دیتا ہے اگر کثرت سے استعمال کیا جاوے تو چہہ ہفتہ میں جذام کو جڑہ سے ہی دور کر دیتا ہے ۔ مندرجہ بالا اعلیٰ درجہ کا معجون ہے **رفیق حیات** کے فواید لکھنے کیلئے تو ایک دفتر درکار ہے اسلئے صرف عام فہم بیماریوں کے نام جن پر رفیق حیات مثل تریاق کے اکسیر ہے لکہدی گئی ہیں ۔ ان مرضوں پر رفیق حیات فوراً غالب آجاتا ہے اور ۲۱ روز میں سالہا سال کی پرانی بیماریوں کو جڑہ سے کاٹکر الگ پہینکدیتا ہے شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑہے تک کو یکساں مفید ہے

اگر آپ ہزاروں روپے خرچ کر ڈالیں تو بہی ایسی زود اثر اور مفید دوا آپ کو دستیاب نہ ہوسکیگی اسلئے اس کا ایک بکس ہر ایک گہر میں ہونا از حد ضرور ہے باوجود لے انتہا فواید

کے قیمت نہایت کم رکہی گئی ہے تاکہ ہر خاص و عام اس مفید اور نہایت بااثر دوائی سے فایدہ حاصل کرسکیں **نوٹ** رفیق حیات چونکہ نہایت مجرب دوا ہے جو ہزارہا بار تجربہ میں آچکی اسلئے **ایک سو روپیہ انعام** اس شخص کیواسطے رکہا گیا ہے جو رفیق حیات کو ایک سو چودہ بیماریوں پر غیر مفید ثابت کر دے **اگر وہ ثابت نہ کرسکے** تو یہ بابرکت اور مفید دوائی جسمیں گویا اللہ کا فضل کوٹ کوٹ کر بہرا ہوا ہے ۔ جہاں تک ہوسکے اپنے احبابوں اصحابوں وغیرہ میں اس دوا کو مشتہر کرے اور لوگوں کی دعاؤں سے اپنے آپ کو مالا مال کرے + کوئی دوائی ابتک دنیا بہر میں ایسی مشتہر نہیں ہوئی جسکے ساتہہ اسطرح کا انعام مشتہر ہوا ہو

قیمت بکس کلاں جسمیں دس تولہ دوائی ہے	بیس روپیہ
قیمت بکس خورد جسمیں ۴ تولہ دوائی ہے	دس روپیہ

عیالدار کیواسطے فرض ہے کہ وہ ایک بکس ضرور ہی اپنے گہر میں ہر وقت موجود رکہے تاکہ ناگہانی تکلیفوں اور مصیبتوں سے بچا رہے یہ دوا اس وزن سے کم نہیں بہیجا جاتا ۔

پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوائی بہیجا جاتا ہے +

المشتہر حکیم بصری فضل احمد خوشنویس موجد رفیق حیات منیجر ایم ڈاکخانہ رجیاڑہ ضلع سیالکوٹ پنجاب

المرزار احمدیہ پریس قادیان

جشن تاجپوشی کی یادگار

درخواست کے وقت الحکم کا حوالہ ضرور دیجئے

ملک معظم کی جشن تاجپوشی و تشریف آوری ہندوستان کے اظہار تہنیت میں پروپرائٹر صاحب افضل المطابع مراد آباد نے اپنے یہاں کی کل کتابوں کو ۱۵ ستمبر ۱۹۱۱ء تک نصف قیمت پر دینا منظور کیا ہے ساتھ ہی میں یہ مزید رعائت کی ہے - کہ جس فرمائش کی رعائتی مقدار قیمت عـہ ہوگی - اس پر اور جس کی رعائتی مقدار قیمت عـہ یا اس سے زائد ہوگی اس پر ۲ ارفی روپیہ کمیشن اور پیش کیا جائیگا فرمائش لکھتے وقت اپنے دوست و احباب کو فرمائش میں شریک کر لیجئے تاکہ مقدار فرمائش بڑھنے سے کمیشن کا بھی استحقاق آپکو حاصل ہو جائے -

نوٹ تمام کتب کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا -

سیاحت حبیب - یہ نہ صرف ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خانصاحب کا مکمل و مفصل سفرنامہ ہند ہے بلکہ افغانستان کے متعلق ہر قسم کے تاریخی حالات نہائت وضاحت سے لکھے گئے ہیں - حجم ۲۳۲ صفحہ قیمت عہ **جامع التواریخ** اس میں قوم پٹھان کی مکمل تحقیقات - افغانوں کا مسلسل نسب نامہ ابتدا سے آجتک کمال تحقیقات سے لکھا گیا ہے اس کے ضمن میں فرمانروان ایران - افغانستان - بادشاہ ہندوستان حکمران سلطنت مغلیہ اسلامی شاہان دکن و عمارات دکن و حالات ریاستہائے رامپور - ٹونک جاورہ - کوروائی - محمد گڑھ - بھوپال وغیرہ مشرح درج ہیں حجم ہر دو حصہ ۳۶۴ صفحہ قیمت ۓ **جنگ روم و یونان** ۱۸۹۷ء ترکوں اور یونانیوں کے جنگی کارناموں کے متعلق اس سے بہتر کوئی کتاب ملک میں شائع نہیں ہوئی - حجم ۳۰۰ صفحہ قیمت عہ **جنگ روس و جاپان** اس سے بہتر اور مفصل کتاب اجتک اس جنگ کے متعلق نہیں شائع ہوئی ۲ حصہ حجم ۲۰۶ صفحہ قیمت عہ **تاریخ المجوس** - ابتدا افرینش عالم سے آغاز اسلام تک تمام مذاہب کی مفصل حالات اور ان کے نتائج قابل دید - قیمت عہ **تاریخ سندھ** - ملک سندھ کی ابتدا سے اجتک کی قابل دید تاریخ - قیمت عہ **تاریخ سر زمین کشمیر** اس میں ابتدا آبادی کشمیر سے زمانہ حال تک کے فرمانرواؤں کے سلسلہ اور حالات درج ہیں قیمت عہ **سوانح عمری** مہاراجہ نرندر پرشاد سابق پیشکار دولت آصفیہ مہاراجہ مدار المہام حال کے خاندان کے تفصیلی حالات اور سلطنت دکن کے ناموروں کے سوانحات قابل دید - قیمت عہ **خمخانہ جاوید** قدیم مشائخ کے ملفوظات اور موجودہ علماء یورپ و امریکہ کے اقوال سے تصوف کا ثبوت قیمت ۴ **تیغ مصفا بر عقائد آریہ** جس میں ویدک کلام الٰہی نہ ہونے پر خود وید سے ہی استدلال کیا گیا ہے حجم ۱۱۶ صفحہ قیمت ۱۲ر **اسلامی صداقت و ویدی بطالت** وید کی ناکمل اور ناقص تعلیم کا مقابلہ قرآن کریم کی پاک تعلیم سے قیمت ۶ر **آستک اسپیکنگ** دہرمپال کی کتاب ترک اسلام کے جواب میں منشی نند کشور کی لاجواب تحریر بتائید اسلام قیمت ۳ر **اسلام کی صداقت کا فونو** جس میں لالہ دینا ناتھ کے مختلف بیانات سے آریہ سماج کو پولیٹیکل باڈی ثابت کیا گیا ہے قیمت ۴ر روزہ کی فلاسفی - قابل دید و لائق شنید ۴ر اذان کی فلاسفی ار - **تفسیر سورۃ التوحید** سورہ اخلاص کی قابل دید تفسیر ۳ر **فتاویٰ احمدیہ** ۴ر - ذکر جمیل مولد پاک کے صحیح واقعات قابل دید ۳ر

المشتہر

منیجر افضل المطابع پریس مراد آباد محلہ مفتی ٹولہ ۔

ضیاء الاسلام مراد آباد

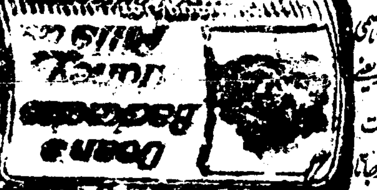
یعنی صوبہ متحدہ کا وہ واحد ماہوار رسالہ جس میں اسلامی علمی تمدنی اخلاقی تاریخی مضامین اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے متین اور دندان شکن جواب رہتے ہیں قیمت ع۲ سالانہ - نمونہ مفت

المشتہر

منیجر ضیاء الاسلام مراد آباد

کیا آپ بیمار ہیں؟

جبکہ آپ کی طبیعت درست نہ ہو - اس سے کچھ بحث نہیں کہ کون سی شکایت ہے - آپ ضرور خود سے یہ سوال کیجئے کہ آیا دن بھر میں ایک دست صاف ہو جاتا ہے اگر یہ بات نہ ہو - تو رات کو سوتے وقت دو یا تین ہاضمہ کی گولیاں (ڈونس ڈنر پلس) کھا لیجئے - دوسرے روز صبح کو آپ کو دست صاف ہوگا اور پیشتر کی نسبت آپ کو فوراً زیادہ اچھا معلوم ہوگا - قبض کی وجہ سے آنتوں میں فضلے زیادہ عرصہ تک رہتے ہیں - اور ایسا فاسد مادہ پیدا کرتے ہیں کہ دنیا کے نصف سے زیادہ مرضوں کا باعث ہوتا ہے - اس سے بخوبی سمجھا جائیگا کہ کیوں قبض سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں - جگر کی شکایت ہیجان صفرا - صفراوی بخار یا تپ بدہضمی



پٹھوں کی کمزوری جسم کی نقاہت امراض قلب یعنے دل کی دوا رہنے دل گھبرانا - دردسر - نفخ کھٹی ڈکاریں آنا - مستورات کی بیماریاں - اور اگر کچھ عرصہ یہی حالت رہی - تو خون کثیف ہو جاتا ہے - اور صحت ہمیشہ کے لئے خراب ہو جاتی ہے - ڈون کی ہاضمہ کی گولیاں (ڈونس ڈنر پلس) بنائی گئی ہیں - اور مذکورۃ الصدر مرضوں کو مٹاتی ہیں کیونکہ وہ فاسد اور زہریلے ابخروں کو نکالتی ہیں - جگر کو قوت عطا کرتی ہیں - قیمت ۴ر و ۸ر و ۱۲ر والی شیشی میں ۱۶۰ گولیاں ہیں - جو ۴ر والی شیشی سے پچگنی ہیں - ۱۲ر والی شیشی ڈون پی - او باکس نمبر ۲۰ بمبئی سے طلب کرو -

بچوں کی تندرستی

والدین کو ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے - اگر سست یا پژمردہ اور بھوک تھک گئی ہو - تو اس کو فوراً اسکاٹس ایملشن دینا چاہئے - اس کے دودھ میں چند قطرے ملا کر



دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہو جائیگا - اور وہ خوش و خرم اور بشاش ہو جائیگا - جو تندرستی کی یقینی علامت ہے -

چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جائیگا ہاتھ سے نہیں چھوڑا جاتا -

اسکاٹ اینڈ بون مینوفیکچرنگ کیمسٹس لندن

پانچ روپے سے دو لاکھ روپے کس طرح ہوئے؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں۔ بلکہ پورے دو لاکھ روپے کی جائیداد کا مالک ہوں۔ یا لکھ پتی مشہور ہوں میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپیہ کے سرمایہ سے روح حیات کی تجارت شروع کی تھی۔ اور اب تک دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے۔ جس شخص نے میری اس ایجاد سے ایک دفعہ استعمال کیا ہے۔ وہ تمام عمر کیوں ہے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میری تین یوم کی ۸۸۳ روپیہ تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جب تک کوئی دوا شہرہ مفید نہ ہو۔ اس کی مقدار بکری ناممکن ہے۔ بقول حضرت مرزا دہلوی وہ شخص بڑا ہی بدنصیب ہے۔ جو اب تک روح حیات کے مجرب فوائد اور شربیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ سنئے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات مزہ میں بھری ہے کہ نامی اور شیرہ مقابلہ اس کے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر میجر بی ناتھ صاحب بہادر لفٹنٹ سرجن انڈین میڈیکل سروس حضور شاہ ایڈورڈ ہفتم اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ۔ حیات روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دیگر ہڈیوں کے گودے فاسفورس کو جو کہ خون صالح پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی برقی طاقت سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں۔ تو بھی پٹ ہو کر بے آب ہو جاویں۔ ہندوستان و انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں، میڈیکل کالج کے لیکچراروں، معزز عہدہ داروں۔ سلطنت کے سرٹیفکیٹوں اور باوجود امتیاز زمانہ کے مدت کے استعمال ہونے کی بھی دن دگنی ہوئی مانگ اور ۸۸۳ روپے کی۔ روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے۔ جو یہ نتیجہ نکلنے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا نہیں ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے۔ سے جو لوگ امراض اعصاب پیدا کر کے گویا کہ تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں۔ ان کے لئے روح حیات تریاق کامل تیر بہدف دوا ہے۔ یہ نہ صرف دوا ہی ہے۔ بلکہ اعصاب کی طاقت افزا دوا بھی ہے یا یہ وہ مقوی روح ہے۔ جو دو ہی یوم میں قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ چہرے میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت فواحشات اور بلغولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئے ہوں۔ اُن کے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ سرعت رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ذیابیطس اور اختلاج قلب کے واسطے روح حیات بمنزلہ تریاق ہے۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بے رونقی اور زردی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دی جائے۔ تو بجا ہے۔ حلق سے اُترتے ہی اس کا خاص اثر اعصاب پر پڑتا ہے۔ جو قوت باہ کا مدار ہے۔ بزدل کو جوانمرد اور جوانمرد کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے۔ اس کے استعمال سے علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔ روح حیات کی حیرت انگیز شہرت اور کثرت خریداری کو دیکھ کر لوگ مجھے کیمیا گر کے نام سے پکارتے ہیں۔ قیمت فی شیشی روح حیات (عمہ)۔ روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی روغن دافع سستی موجود ہے۔ جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کرتا ہے۔ رگوں پٹھوں کی سستی اور لاغری بے رونقی وغیرہ دور ہو کر مفقود شدہ طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ مایوس مریضان نامردی کو مرد کامل بناتا ہے اور لطف یہ کہ پھر عمر بھر کسی اور دوائی کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت روغن دافع سستی شیشی کلاں چار روپیہ چار آنہ (للعہ) شیشی خورد دو روپیہ دو آنہ (عـہ)

یہ دوائیں۔ حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیا گر پروپرائٹر شفا خانہ عام لاہور سے طلب کریں۔

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری۔ مضمونوں کی تیز و طراری مریضوں کی آہ و زاری۔ آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے۔ کہ الامان۔ لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے ہی نہیں چلتا ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں۔ اول آزماؤ۔ پھر منگواؤ۔ بھلا اس میں بھی دھوکا ہے۔ قوائے تناسل کے متعلق ان دنوں مختلف بیماریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکائت ہے۔ میں نے اس مرض کے لئے یہ معجون تیار کی ہے۔ جس کے چند روزہ استعمال سے امراض متعلق قوائے تناسل انشاء اللہ فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکائت کے لئے نہایت مفید ہے ہمارا کام یہ نہ تھا کہ لکھ ماریں کہ جواہرات سے تیار ہوتی ہے اول نمونہ مفت منگائیے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے۔ قیمت فی بکس عـہ طلا طلسمی بچپن سالی کے اثرات جانبکی غلط کاریوں سے جو امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے ہمارے اس طلا طلسمی سے فائدہ اٹھائیے ہمارا معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ اس کو مفید پائیں گے قیمت ۶ ماشہ عـہ سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنے والا اور قوت بصارت بڑھانے والا۔ قیمت فی تولہ ۸؍

سنون دندان۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنے والا قیمت فی بکس ۴؍

حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڑھ ضلع دہلی

بڑے بڑے ڈاکٹروں سے بڑھ کر مشہور ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائی
جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا۔ پیٹ میں گرانی و مروڑ نہیں ہوگا حسب معمول نہانے اور کھانے پینے میں کچھ روکاوٹ نہیں ہوگی۔ ۱۶ برس سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں۔ مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں۔ ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے۔ قیمت سو گولیوں کی ڈبیہ ۵؍ ایک سے چھ روپیہ تک محصول ڈاک ۵؍

درد سر اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں زیادہ ہو جاتا ہے۔ یہ دوا لحظہ میں اس کو پانی کر دیتا ہے۔ درد ریاح جیسے سس چک ٹیک۔ رگوں میں لہر سس کس کنی سے جو کہیں جھٹلنے ہو۔ اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ درد سر نصف ہو یا تمام سر میں کسی وجہ سے ہو۔ فوراً دور ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہر خاص و عام کو یہ دوا اپنے پاس رکھنا لازم ہے۔ قیمت سو ٹکیوں کی ایک ڈبیہ ۶؍ محصول ڈاک ایک سے ڈبیہ تک چھ آنہ۔

ڈاکٹر ایس کی برمن نمبر ۵ وا تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

دائی

یہ کتاب ایک پردہ نشین خاتون نے
فن دایہ کے متعلق اس قابلیت سے لکھی
ہے کہ کوئی لفظ فارسی یا انگریزی کا استعمال
نہیں کیا۔ اور تمام مطلب ادا کر دیا ہے
ہر ایک کتاب کا ہونا نہایت ضروری ہے
قیمت فی جلد ۸؍
ملنے کا پتہ نعیم دہلی [illegible]